ماہنامہ خالد ربوہ
فروری 1980ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

استبقوا الخیرات

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

خالد

ربوہ

جلد ۲۷ شمارہ ۴

تبلیغ ۱۳۵۹ ہش

فروری ۱۹۸۰ء

ایڈیٹر: محمد الیاس منیر

نائبین: سید حسین احمد۔ اخلاق احمد انجم
معاونین: اظہر احمد۔ منصور احمد عارف

• پبلشر۔ مبارک احمد خالد • پرنٹر۔ سید عبدالحی
• مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
• مقام اشاعت۔ دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ

اس شمارہ میں

قیمت سالانہ: پندرہ روپے
قیمت فی پرچہ: ڈیڑھ روپیہ

اداریہ

آسمانی بشارتوں کا مصداق

فرزندِ موعود

۱۸۸۶ء کی فروری کا ذکر ہے۔ یہی جاڑے کے دن تھے کہ ایک وجود اسلام کو سرخرو دیکھنے کے لئے بے قرار تھا۔ اپنے اللہ کے حضور دست بدعا تھا۔ ایک روح تھی جو اسلام کی کامرانی کی تمنا لئے مضطرب اس کے آستانہ پر پگھلی گداز ہوئے جا رہی تھی۔ یہ امام آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ خدا نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور ایک مخلص خادم اسلام بیٹے کی بشارت دے کر اور اس موعود فرزند کی ۵۲ علامات اور صفات بتا کر تسلی دی کہ وہ دین کی خاطر وقف ہو جائے گا۔ اس کی نصرت کا باعث ہو گا۔

یہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع ہوئی اور ۱۸۸۹ء جنوری کی بارہ تاریخ کو اسی مرد جلیل کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جوں جوں یہ بچہ اس دور میں جبکہ اسلام ہر چہار اطراف سے خطرات میں گھرا ہوا تھا۔ بچپن اور جوانی کی منزلیں طے کرنے لگا۔ اس کی فطری قوتیں اور خداداد استعدادیں اجاگر ہو کر سامنے آنے لگیں۔ اور دل گواہی دے اٹھے کہ یہی حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا جواب آسمانی بشارتوں کا مصداق فرزند موعود ہے۔ یہ تھے سیدنا فضل عمر محمود!

وہ منتخب روزگار، میدان تقریر کا بے مثل شہسوار ثابت ہوا۔ زبان اس کی کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی۔ اس کی تقریریں اثر انگیزی ایسی کہ ہزاروں ہزار سامعین مہر بہ لب، گوش بر آواز۔ وہ میدانِ تحریر میں بھی یکتائے روزگار تھا۔ اس کی تفسیر کبیر دیکھنے کی چیز نہیں حرزِ جان بنانے کی چیز ہے۔ وہ سراپا حسن و احسان، وہ لاکھوں انسانوں کا محبوب آقا جس نے باون سال کا طویل عرصہ چار دانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجایا اور کرۂ ارض پر بسنے والے لاکھوں احمدیوں کے دلوں پر حکومت کی۔

اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی ان جملہ صفات کو پہلے سے زیادہ نکھارنے والا اور اسلام کو سربلند کرنیوالا تھا۔ آج وہ ہم میں نہیں ہے مگر ہمارے دلوں میں تو بسا ہوا ہے۔ اس کی حسین یاد ہمارے رگ و ریشہ میں تو سمائی ہوئی ہے۔ آیئے ہم اس کے اس عزم کی اپنی زندگیوں میں بھی تجدید کریں کہ ؎

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو — جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار — روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

درس

گالی سے بچنا

★ ـــــ مومن کا شعار!

لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ - (سورۂ انعام: ۱۰۹)

ترجمہ:- اور تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

آنحضورؐ نے فرمایا:- لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ - (جامع ترمذی - ابواب البر والصلہ - باب ماجاء فی اللعنۃ)

ترجمہ:- مومن طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ ہی لعنت بھیجنے والا وہ فحش بات کرنیوالا ہوتا ہے نہ بدگو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پس کیا بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کیلئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی، کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائیگا یہاں تک کہ مرے گا"

(کشتی نوح صفحہ ۶۶ و ۶۷)

تبرکات

در دلم جوشد ثنائے سرورے

در دلم جوشد ثنائے سرورے — آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

میرے دل میں اس سردار کی ثنا جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا

آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل — آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے

جس کی جان خدا تعالیٰ کی عاشق ہے اور جس کی روح اس دلبر میں واصل ہے۔

آنکہ مجذوبِ عنایاتِ حق است — ہمچو طفلے پروریدہ در برے

جو خدا تعالیٰ کی مہربانیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا گیا اور ایک بچہ کی مانند خدا تعالیٰ کی گود میں ہے

آنکہ در برّ و کرم بحرِ عظیم — آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے

جو نیکی اور بزرگی میں ایک بہت بڑا سمندر ہے اور جو کمال لطف میں ایک نایاب موتی ہے

آنکہ در جُود و سخا ابرِ بہار — آنکہ در فیض و عطا یک خاورے

جو بخشش اور سخاوت میں موسم بہار کا بادل ہے اور فیض و عطا میں ایک سورج ہے

آں رحیم و رحمِ حق را آیتے — آں کریم و جُودِ حق را مظہرے

جو رحیم ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک نشان ہے جو کریم ہے اور خدا تعالیٰ کی بخشش کا مظہر ہے

آں رُخِ فرّخ کہ یک دیدارِ اُو — زشت رُو را میکند خوش منظرے

اس کا چہرہ ایسا مبارک ہے کہ اس کا ایک دفعہ دیکھنا بدصورت کو حسین بنا دیتا ہے

آں دلِ روشن کہ روشن کردہ است — صد درونِ تیرہ را چوں اخترے

وہ ایسا روشن دل ہے جس نے سینکڑوں سیاہ دلوں کو ستارہ کی مانند روشن کر دیا

(دُرِّ ثمین فارسی)

سیرۃ النبی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلّم اخلاق

اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی میں اوّل انعام کے مستحق ایک احمدی خادم جناب عبدالرشید منگلا قرار پائے ان کا مضمون ھدیۂ قارئین ہے ———— (ادارہ)

اخلاق سے مراد کسی شخص کی محض عادات و اطوار نہیں بلکہ اخلاق عبارت ہے ان ذہنی اور نفسیاتی کیفیات کی ایک مستقل اور پائیدار تنظیم سے جو افعال و اعمال کے صدور کی ذمہ دار ہے

اخلاق کی اس تعریف کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس و مطہر و منور شخصیت کی ایک جھلک بحیثیت معلّم اخلاق دیکھنے کے لئے دو باتوں کی وضاحت ضروری ہوگی یعنی ایک تو وہ حسین وجمیل اخلاقی تعلیم بیان کرنا ہوگی جو قرآن کریم میں ہے اور جس کی تفصیل حضور نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں مذکور ہے۔ دوسرے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ایسے واقعات بیان کرنا ہوں گے جو قرآنی نظامِ اخلاق کی مجسم وعملی تفسیر ہیں۔

قرآنی نظریۂ اخلاق کی وضاحت ایک مصنف اس طرح کرتے ہیں:۔

"مذہب اسلام کا وہ حصہ ...... اس مذہب کا نہایت کامل اور روشن حصہ ہے۔ اس سے ہماری مراد قرآن کے علمِ اخلاق سے ہے ...... نیک نیتی۔ فیاضی۔ حیاء۔ تحمل۔ صبر۔ بردباری، کفایت شعاری۔ سچائی۔ راستبازی۔ ادب۔ صلح۔ سچی محبت اور سب سے پہلے خدا پر ایمان لانا اور اس کی مرضی پر توکل کرنا۔ سچی ایمانداری کا رکن اور سچے مسلمان کی نشانی خیال کی گئی ہے۔"

(چیمبرز انسائیکلوپیڈیا زیر بحث لفظ اسلام۔ بحوالہ العرب والسیرۃ محمدیہ)

قرآن پاک کے مطالعہ سے بھی مذکورہ صدر نظریہ کی تصدیق ہوتی ہے اور اسلامی اخلاقیات کا قاری بالآخر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ تمام بامقصد افعال کو جن آٹھ اخلاقی معیاروں میں سے کسی ایک

کی ذیل میں رکھا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں۔ عفّت
امانت۔ الفت۔ توکل۔ عفو۔ عدل۔ شجاعت
اور صداقت۔

(۱) عفّت

یہ اخلاقی فضیلت اس پاکدامنی سے عبارت
ہے جو مرد اور عورت کی قوتِ تناسل سے علاقہ
رکھتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى
لَهُمْ ۔ ایمانداروں سے کہدے کہ خوابیدہ
نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس
طرح ممکن ہو بچا دیں یہ طریق تمہارے لئے پاکیزہ ہے
(سورۃ نور آیت ۳۱)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس
ربانی ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔
فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَان
حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری)

حیا اور شرم کی اس تلقین کے ساتھ ساتھ حضرت
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل اخلاق
کے اس پہلو پہ انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا
ہر چند کہ آپ نے ہر طرح کی غلاظتوں اور کثافتوں
سے معمور معاشرہ میں جنم لیا۔ مگر آپ کا نورانی وجود
ہر قسم کی آلائشوں سے پاک رہا۔ یہ ایک تاریخی
حقیقت ہے کہ شرم و حیا کے اس پیکر نے کبھی
کسی غیر محرم عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا
آپ کی پاکدامنی اور عفت کا تذکرہ شاہِ حبشہ
کے دربار میں اس طرح کیا جاتا ہے۔

"اے بادشاہ اللہ نے ہم پر کرم کیا
اور اپنا رسول ہمارے پاس بھیجا
جس کے شرف اور نسب اور صدق
اور امانت اور عفاف سے ہم بخوبی
واقف ہیں"

(سیرۃ ابن ہشام ترجمہ محمد اسمٰعیل پانی پتی صفحہ ۱۶۳)

آپ کے کردار کی طہارت اور پاکیزگی کا اظہار
خود رؤسائے مکہ پر بھی حجت بن کر رہ گیا۔ آپ
کی دعوتِ اسلام اور اس دعوت کے لئے آپ
کے جوش اور جذبہ سے متفکر ہو کر قریشانِ مکہ
کا ایک نمائندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر
یہ پیشکش کرتا ہے کہ اگر آپ نئے دین کی تبلیغ
سے کنارہ کشی اختیار کر لیں تو

"حسین سے حسین عورت تمہیں
دی جا سکتی ہے"

(حیاتِ سرورِ کائنات۔ از ملا واحدی
دوسرا ایڈیشن۔ صفحہ ۔۔۔)

مگر وہ جس کی عفت اور پاکدامنی پر فرشتے بھی
ناز کرتے تھے اس پیشکش کے جواب میں پکار
اٹھا کہ میں جو کام کر رہا ہوں وہ دولت یا اعزاز
کی خاطر نہیں ...... اللہ مجھ پر وحی کرتا
ہے میں اسے تم تک پہنچاتا ہوں۔ آپ کے

اس شاندار پاک اور معصوم کردار کو خود خدا تعالیٰ نے آپؐ کی نبوت کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے جیسا کہ آپؐ کی زبان سے فرمایا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔

یعنی میں نے تم میں ایک عمر گذاری ہے کیا اس طویل مدت میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا آتے جہاں تمہاری جبلتِ عیب جوئی انگلی رکھ سکے۔ (سورۃ یونس آیت ۱۶)

قرآن کریم کے اس چیلنج میں تمام لوگ مخاطب کئے گئے تھے ان میں وہ بھی شامل تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے تھے۔ عیسائیوں کے وہ علماء بھی شامل تھے جو اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے قابلِ احترام گردانے جاتے تھے۔ وہ سب سیاسی مدبر بھی شامل تھے جن کے سیاسی قول کو حرفِ آخر سمجھا جاتا تھا۔ اس قرآنی چیلنج کے سامنے سب گنگ ہو کر رہ گئے۔ ان کی خاموشی در اصل حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عفت و پاکیزگی کا خاموش اعتراف تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۲) امانت

ماہرین اخلاقیات نے امانت سے مراد کردار کی وہ فضیلت لی ہے جس کی وجہ سے ایک انسان کسی دوسرے فرد کی چیز پر ناجائز تصرف سے باز رہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔ تم اپنے بھائیوں کے مال آپس میں مل کر جھوٹ اور فریب کے ذریعہ مت کھاؤ۔ (البقرہ آیت ۱۸۹)

یہ اخلاقی فضیلت دو طرح سے اظہار پاتی ہے ایک یہ کہ زندگی کے تمام معاملات میں خیانت سے باز رہنا اور دوسرے یہ کہ جو وعدہ بھی کیا جائے اسے ہر حال میں مقررہ وقت پر پورا کرنا۔ قرآن کریم کی اس فطری اور اخلاقی تعلیم کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کردار کا نمونہ کسی تعارف کا محتاج نہیں تمام قریشانِ مکہ بلا امتیاز مذہب و ملت اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھتے تھے۔ پوری قوم آپؐ کو صادق اور امین کے خطاب سے یاد کرتی تھی حتیٰ کہ جب آپؐ کی مخالفت زور پکڑ گئی ان بحرانی لمحات میں بھی آپؐ کے مخالفین نے اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھ چھوڑی تھیں آپؐ کو حفاظتِ امانت کا اس قدر خیال تھا کہ ہجرت کے موقعہ پر جب آپؐ کے دشمن آپؐ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

تلواروں کی چمک اور دشمنوں کی کثرت نے فضا کو لرزہ خیز بنا رکھا تھا۔ یہ صادق اور امین صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زاد بھائی کو اپنے بستر پر لٹا کر یہ عہد آفرین حکم دیتا ہے کہ میرے پاس (میرے خون کے پیاسوں کی) کچھ امانتیں جمع ہیں تم ان امانتوں کو ان کے مالکوں تک پہنچا کر مدینہ آنا۔" اتنے نازک وقت میں بھی آپؐ کو امانت و دیانت کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کا کس قدر خیال تھا۔

لیکن امانت میں ایفائے عہد کا مفہوم بھی مضمر ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ
الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا۔

اور اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ ہر عہد کی نسبت یقیناً (ایک نہ ایک دن) جواب طلبی ہوگی۔
(سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۴)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک نشانی وعدہ خلافی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اس اعلیٰ اخلاقی تعلیم کے سلسلہ میں تاریخ نے بڑے فخر سے اپنے سینے میں محفوظ کر چھوڑا ہے۔ صلح حدیبیہ کا وقت ہے صلح نامہ لکھا جا رہا ہے۔ یہ شرط تحریر کی جا چکی ہے کہ اگر قریشِ مکہ میں سے کوئی شخص بھاگ کر مسلمانوں کے پاس پناہ گزین ہونا چاہے تو مسلمان ایسے مفرور کو قریش مکہ کے پاس واپس کرنے کے پابند ہوں گے اسی اثنا میں قریشِ مکہ کے نمائندہ کا بیٹا حضرت ابو جندل اپنے باپ کی قید سے فرار ہو کر دامنِ رسالت میں پناہ لینے کے لئے دوڑا آتا ہے۔ علم نفسیات سے واقفیت رکھنے والا انسان اس ذہنی کشمکش کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے جو ایسے موقعہ پر پیدا ہو سکتی ہے ایک طرف چودہ سو کے قریب جاں نثارانِ رسولؐ اپنے مظلوم نومسلم بھائی کو آزاد کرانے کے لئے اپنے رسولؐ کی جنبشِ ابرو کے منتظر ہیں۔ دوسری طرف اس مظلوم انسان کا سرکش باپ معاہدہ میں لکھی ہوئی شرط کے مطابق اپنے بیٹے کو واپس لے جانے پر مصر ہے یہ وہ نازک مرحلہ ہے جہاں بڑے بڑے صاحبِ اصول انسانوں کے پائے ثبات لغزش کھا جاتے ہیں۔ مگر یہ معلمِ اخلاق صلے اللہ علیہ وسلم جو اخلاقی اقدار کی عظمت و سطوت بحال کرنے کے لئے آیا تھا۔ بڑے سکون سے حضرت ابو جندل سے گویا ہوتا ہے۔ ......

اِنَّا قَدْ عَقَدْنَا صُلْحًا
وَاِنَّا لَا نَغْدِرُ بِھِمْ۔

ہم اب صلح کا عہد کر چکے ہیں اب ہم عہد شکنی نہیں کریں گے۔ تاریخ عالم کے سارے صفحات

الٹتے چلے جائیے ایفائے عہد کی ایسی نظیر کہیں
نظر نہیں آئے گی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۳) اُلفت

اُلفت کی صفت ہمدردی کے معنوں میں
بھی استعمال ہوتی ہے۔ بنی نوع انسان سے
ہمدردی اور ان کے دُکھ درد میں ان کے کام آنا
اس خلق سے عبارت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ

آپس میں صلح کاری اختیار کرو۔ (سورہ انفال آیت ۲)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
بنی نوع انسان کی ہمدردی اور الفت آدم پر جس
قدر زور دیا اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں
ملتی۔ ہمدردی اور الفت کا اظہار سب سے
پہلے خاندان سے شروع ہوتا ہے اور خاندان میں
سب سے پہلے بیوی پھر بچے اور پھر غلام آتے
ہیں۔ چنانچہ حضورؐ نے اہلِ خانہ سے نیک سلوک
اور ہمدردی کا برتاؤ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ
وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ۔

وہ شخص سب سے بہتر ہے جس کا سلوک
اپنے اہل خانہ سے بہتر ہے اور اس سلسلے میں
میں تم سب سے بہتر ہوں۔ گویا حضور کا اپنا عمل
اس قرآنی خلق کی عین تفسیر تھا۔ پھر فرمایا۔

بچوں سے شفقت سے پیش آؤ اور غلاموں کو وہی
لباس اور کھانا دو جو اپنے لئے پسند کرو۔
اس سلسلے میں آپ کے غلام اور خادم خاص حضرت
انسؓ کا قول ہے کہ آنحضور کی سالہا سال
خدمت کرنے کے دوران ایک دفعہ بھی ایسا
موقع نہ آیا جب حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے مجھے اُف کہا ہو۔

خاندان کے بعد معاشرہ کے دوسرے
افراد سے اُلفت کا ذکر آتا ہے آپ نے ہمیشہ
رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کی تلقین فرمائی۔
اور اس سلسلہ میں آپ کا اپنا عمل ہمیشہ یہ رہا
کہ حضرت خدیجہؓ کے رشتہ داروں سے نہایت
نرمی اور رفق اور ہمدردی سے پیش آتے
بنی طائف کو محض اس لئے معاف کر دیا کہ
آپ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ
کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ غرباء کی دیکھ بھال
کے لئے صدقہ کا ادارہ قائم فرمایا۔ مہمان نوازی
میں مہمان کی عزت کو بھی شامل فرمایا خود آپ
کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ
ایک غیر مسلم آپ کے ہاں مہمان ہوا۔ رات
بستر ہی پر پاخانہ پھر کر صبح سویرے بغیر اطلاع
دیئے چلا گیا۔ راستے میں اسے یاد آیا کہ اس
کی تلوار خانہ نبوی میں رہ گئی ہے۔ چنانچہ وہ
واپس ہوا اور اس کی آنکھوں نے یہ حیرتناک
نظارہ دیکھا کہ اس کا خوبصورت میزبان اپنے

مقدس ہاتھوں سے اس کی غلاظت دھو رہا، تو قبر انسانیت اور احترام آدمیت کا یہ نظارہ دیکھ کر وہ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

الفت انسانی کا اظہار کبھی تعاونِ معاہدات کی شکل میں بھی ہوتا ہے۔ آپؐ نے اپنے عمل سے ایسے معاہدات میں شمولیت کو عین تقاضائے اخلاق قرار دیا حلف الفضول اور میثاق مدینہ اس سلسلہ میں بہترین مثالیں ہیں آپؐ کے اس رویہ سے یہ حقیقت انسانیت پر پہلی بار آشکار ہوئی کہ الفت کا تعلق مذہب و ملت اور رنگ و نسل کی خصوصی حد بندیوں کا قائل نہیں یہ ایک عالمگیر صداقت ہے۔ اور اس صداقت کی تعلیم دینے والا ہی معلمِ اخلاق ہے جس کے اخلاقِ فاضلہ کی شمشیر نے ایک عالم کو فتح کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۳) توکّل

توکّل کی خصوصیت عبارت ہے اللہ تعالیٰ کے علّت العلل اور مسبب الاسباب ہونے پر غایت درجہ کے یقین و ایمان سے۔ اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے اس بنیادی پہلو کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۔ اور توکّل کرنے والوں کو اللہ پر ہی توکّل کرنا چاہیئے۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۱۲)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس ارشادِ ربانی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اگر تم اللہ تعالےٰ پر حقیقی توکّل کرتے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندے کو رزق دیا جاتا ہے۔ تم صبح خالی پیٹ جاتے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے"۔ (ترمذی)

حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی توکّلِ الٰہی کی عملی تفسیر سے معمور ہے۔ بعثت کے بعد یہ خصوصیت اسی وقت پوری شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ جب سردارانِ مکّہ جمع ہو کر آپؐ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے تا وہ آپؐ کو یا تبلیغ اسلام سے باز رکھیں یا پھر آپؐ کی کفالت سے دستبردار ہو جائیں۔ چچا کے استفسار پر آپؐ نے فرمایا۔

اے میرے چچا اگر یہ لوگ میری دائیں طرف سورج اور بائیں طرف چاند بھی لا کر رکھدیں۔ مَیں تب بھی اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہاں تک کہ خدا اس کو

پورا کر دے یا میں خود اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں"۔

(سیرت ابن ہشام ترجمہ محمد اسمٰعیل پانی پتی صفحہ ۱۳۰)

آہنی ارادے اور فولادی عزم کی قوت اپنی جگہ مسلّم مگر عمرانی حالات کا رجب اضطرابی کیفیت پیدا کر دیں تو استقلال کا دامن ہاتھ سے چھوٹ ہی جاتا ہے مگر ہزاروں لاکھوں سلام ہوں ہمارے پیارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ نہایت ہی خطرناک صورت حال میں بھی توکل الٰہی کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز نظر آتے ہیں۔ ہجرت نبویؐ کے منظر کو سامنے رکھیئے دشمن آپ کے نقش پا کا سراغ لگاتے ہوئے اس غار کے منہ تک پہنچ جاتا ہے جہاں حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ آپ پناہ گزین ہیں۔

بحرانی لمحات مضبوط سے مضبوط اعصاب والی شخصیت پر اضطراب طاری کر دینے کے لئے کافی ہیں مگر چٹان جیسے توکل کے حامی ہمارے آقا نے اپنے ساتھی کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔

(اے ابو بکر) مت فکر مند ہو۔ خدائے قدیر (ہماری پشت پر ہماری نصرت و حفاظت کیلئے) موجود ہے کیا تاریخ کسی گوشت پوست کے بنے ہوئے انسان کو ایسے مواقع پر اس سلامتی کے ساتھ نکلتا ہوا دکھا سکتی ہے۔ بےساختہ زبان پر آتا ہے کہ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ مقام صرف ہمارے آقا و مولیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہی حاصل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۵) عفو

عفو کی صفت سے مراد دوسروں کی غلطیوں اور خطاؤں کو معاف اور ان سے صلہ رحمی کرنا ہے۔ قرآن کریم نے اس اخلاقی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔

پس تم میں جو کوئی اپنے بھائیوں کے گناہ معاف کرے اور صلح اختیار کرے تو اللہ تعالےٰ کی طرف اس کے لئے اجر ہے۔

(سورۃ شوریٰ آیت ۴۱)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے قرآن کریم کی اس اخلاقی تعلیم کو نہایت تابناک بنا دیا ہے۔ تاریخ عالم یقیناً بڑے بڑے کربناک مناظر کو اپنے سینے میں محفوظ کئے ہوئے ہے۔ مگر طائف کے در و دیوار اور کوچہ و بازار اس بات پر گواہ ہیں کہ جو ظلم و ستم اللہ تعالےٰ کے اس پاک فرستادہ پر محض پیغام حق سنانے کی پاداش میں روا رکھا گیا ایسا دردناک

منظر چشم فلک نے شاید ہی کبھی دیکھا ہو۔

آپ کو زخموں سے چور دیکھکر آپ کا وفادار غلام عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ! ان لوگوں کے لئے بد دعا کیجیئے۔ امن و سلامتی کا شہزادہ پکار اٹھا۔ نہیں نہیں۔ میں دنیا میں زحمت نہیں رحمت بن کر آیا ہوں۔ عفو کے اس میلان طبع کی بنا پر ہی معلم اخلاق صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے (سورہ انبیاء آیت ۱۰۷)

تاریخ کا ایک ورق اور الٹیئے۔ فتح مکہ کا دن ہے حضور پُر نور درِ کعبہ پر جلوہ افروز ہیں قریشِ مکہ مفتوح ہو کر قطار اندر قطار آپ کے سامنے حاضر ہیں۔ ان میں وہ سب شامل ہیں۔ جنہوں نے آپ پر ہر طرح کے ظلم کئے۔ سوشل بائیکاٹ کیا۔ آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ آج یہ تمام بد اعمالیاں انہیں یاد آ رہی ہیں کہ یکایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہوتی ہے۔ یا معشر القریش ما ترون انی فاعل بکم۔ اے گروہ قریش جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ گروہ مجرمین کی طرف سے شرم و ندامت میں ڈوبی ہوئی صرف یہ آواز آتی ہے

خَيْرًا خَيْرًا اَخٌ كَرِيْمٌ يَا ابْنَ اَخٍ كَرِيْمٍ۔

ہمیں آپ سے بھلائی کی امید ہے کیونکہ آپ ہمارے کریم ابنِ کریم بھائی ہیں۔ یہ سُنکر رحم و کرم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور خُلقِ عظیم کا معلّم گویا ہوا۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔

آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو

اس کائنات میں مختلف اقوام کو عروج نصیب ہوا۔ اقتدار حاصل کرنے تک یقیناً ان اقوام کو مصائب سے گزرنا پڑا۔ ان اقوام کے عرصۂ ابتلاء اور عرصۂ اقتدار کے اخلاق میں ایک واضح فرق نظر آتا ہے۔ وہی جو پہلے امن و آشتی کا پرچار کرتے تھے۔ اقتدار کے بعد چانکیائی فلاسفی پر عمل کرتے نظر آتے ہیں اور وہ جو پہلے حلیمی اور مسکینی کی تعلیم دیتے نہ تھکتے تھے اپنے مفتوحین پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد انہیں خاک و خون میں گرانا باعث افتخار گرداننے لگتے ہیں۔ لیکن اپنی جان کے دشمنوں کو مکمّل دسترس کے بعد یوں معاف کر دینا صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی طغرائے امتیاز ہے ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اس رسول کریم پر جس کے اخلاقِ کریمانہ اور کردارِ شریفانہ کا مقام محمود تخیل کی رفعتوں سے بھی بلند تر ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۶) شجاعت

اخلاقیات کے ماہرین نے شجاعت سے مراد استقلال، صبر اور جرأت کی صفات لی ہیں۔ قرآن کریم نے اس سلسلے میں یہ تعلیم دی ہے کہ

وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ۔

اور وہ لوگ جو مشکل کے وقت صبر کرنے اور جنگ کے وقت استقلال دکھانے والے اور برداشت رکھنے والے ہوتے ہیں۔

استقلال کا وصف انسانی اخلاق کا ایک بنیادی وصف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ حقیقت پوری طرح عیاں تھی۔ کہ مخالف قوتیں کبھی خوف اور کبھی لالچ کے جذبات کو انسان کے جادۂ حق سے ہٹانے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ لہذا آپؐ نے ہر قدم پر اپنے عملی نمونہ سے اس خلق کی تعلیم دی۔ ابلیسی قوتوں نے خوف کا ہیجان آپ پر مسلط کرنے کی خاطر آپ کے چچا ابوطالب کو آپؐ کی کفالت سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا۔ جب اس تدبیر میں ناکامی ہوئی تو لالچ کا حربہ آزمایا گیا۔ لیکن جب مکر و فریب کے اس منصوبہ سے بھی مطلوبہ نتیجہ حاصل نہ ہوا تو آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر مصائب و مشکلات کی بوچھاڑ کر دی۔ یہاں تک کہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو کفارِ مکہ کے سوشل بائیکاٹ کے نتیجہ میں شعبِ ابی طالب میں محصور ہونا پڑا۔ سوشل بائیکاٹ کے اس عرصہ میں جن اذیتوں اور صعوبتوں کو برداشت کرنا پڑا انہیں یقیناً صبر و استقلال کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

جرأت و بہادری کے جذبہ کو ہمیشہ سے سراہا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی شجاعت و جوانمردی کے اس پہلو کو بنظرِ تحسین دیکھا ہے۔ آپؐ جن پانچ چیزوں سے ہر روز اپنے رب کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک بزدلی تھی۔ میدانِ جنگ میں حضور ہمیشہ خطرناک ترین مقام پر ہوتے۔ جنگِ حُنین میں آپؐ کی پُرجوش للکار شجاعت و حوصلہ مندی کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔

(۷) عدل

قرآنی نظریۂ اخلاق میں عدل کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سورۂ مائدہ آیت ۴۳)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بنیادی خلق کو اپنی قومی اجتماعی اور انفرادی زندگی میں ہر حالت میں قائم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ احادیث میں بڑی کثرت کے ساتھ

عدل کی ترغیب دی گئی ہے۔

بے شمار واقعات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں موجود ہیں جن سے عدل کی جہانبانی آشکارا ہوتی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ پہلی قومیں محض اس وجہ سے ہلاک ہوگئیں۔ کہ ان میں عدل کا فقدان تھا۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر فاطمہ بنتِ محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

اس نہایت ہی اعلیٰ تعلیم کی تائید آپؐ کے عملی نمونہ سے بھی ہوتی ہے ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ کہ ایک آدمی آیا اور حضور پر گر گیا۔ حضورؐ نے اسے کھجور کی ٹہنی سے کچوکا دیا۔ تو اس کا چہرہ زخمی ہوگیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ کہ آؤ مجھ سے بدلہ لے لو۔ مخاطب بھی حضور ہی کا تربیت یافتہ صحابی تھا۔ بیساختہ پکار اٹھا بَلْ عَفَوْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ عدل کی یہ جامع تعلیم اور اس پر آپؐ کا یہ نمونہ صرف آپ ہی کا خاصہ ہے۔

(۸) صداقت

صداقت سے مراد اخلاق کی وہ فضیلت لی جاتی ہے جو ہمیشہ اور ہر حال میں سچ اور صرف سچ بولنے سے عبارت ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں جھوٹ سے بچنے اور سچ بات کہنے کا ارشاد ہوا ہے۔ ایک جگہ عباد الرحمٰن کی یہ خصوصیت بیان فرمائی ہے۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ اور وہ لوگ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔

(سورۃ الفرقان آیت ۷۳ ع)

ایک اور جگہ مسلمانوں کی اس اخلاقی برتری کی بناء پر انہیں وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ کہا گیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ سے اجتناب پر بہت ہی زیادہ زور دیا ہے۔ آپؐ نے اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ تین بڑے گناہ ہیں ایک شرک دوسرا ماں باپ کی نافرمانی۔ تیسرے گناہ کے بارے میں حضور نے فرمایا۔ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ خبردار جھوٹی بات کہنے سے بچو۔ ایک اور موقعہ پر آپؐ نے فرمایا۔ سچ کو لازم پکڑو۔ کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں جہاں صدق کامل کی مُہر نہ لگی ہو۔ آپ کی قوم آپکو الصادق

یعنی ہمیشہ سچ بولنے والا کے لقب سے یاد کرتی تھی۔ دعوتِ حق کے آغاز پر جب آپؐ نے اپنی قوم کو جمع کر کے پوچھا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج تم پر حملہ آور ہونے کو ہے تو کیا تم یقین کر لو گے؟ سب نے کہا کہ ہاں۔ حضورؐ نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ سب نے بیک زبان کہا۔

"کیونکہ آج تک ہم نے آپؐ کے منہ سے کوئی جھوٹی بات نہیں سُنی"

(نبی امی ص۹۷ - از عمر ابوالنصر ترجمہ محمد اسمٰعیل پانی پتی)

صداقت کا یہ اعلیٰ وصف ساری زندگی آپؐ کا شعار رہا۔ قریش مکہ کی دی ہوئی اذیتیں ہوں یا سوشل بائیکاٹ کا مظلوم دور۔ ہجرت کا موقعہ ہو یا قیامِ غار کا واقعہ۔ مدنی زندگی کے ابتدائی کٹھن مراحل ہوں یا یہودی قبائل کے ساتھ معاہدات۔ ان معاہدوں کی پابندی کا معاملہ ہو یا خلاف ورزی پر جارحانہ و سزا کی بات۔ جنگوں کے قیامت خیز دن ہوں یا امن کی جنت نظیر شامیں۔ لشکرِ اسلام پر شکست کے آثار ہویدا ہوں یا فتح مبین کے نشانات مخالفین کی دشنام طرازی ہو یا اپنوں کی بے صبری غرضیکہ ہر حالت میں آپ نے صداقت کے آفاقی معیار کو قائم رکھا۔ حیاتِ طیبہ کے اس پہلو سے متأثر ہو کر ٹامس کارلائل بے ساختہ پکار اٹھا۔

"جذبۂ جاہ پرستی انہیں ہرگز نہیں! اس سیاہ چمکیلی آنکھوں اور گہرے اور کشادہ قلب والے فرزند صحراء کے دل میں جو جذبات موجزن تھے وہ جاہ پرستی سے بالکل الگ تھے۔ وہ ان میں سے تھا جو مجسّم صداقت ہوتے ہیں۔ وہ جنہیں خود فطرت صداقت کیلئے منتخب کرتی ہے"

(ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" بحوالہ حیات سرورِ کائنات دوسرا ایڈیشن از ملّا واحدی م)

حرفِ آخر

اس مختصر اور اجمالی مضمون کے بعد یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ایک ایسے معلّمِ اخلاق کی زندگی ہے جس نے قرآنی تعلیم اخلاق پر کامل درجے کا عمل کر کے دکھا دیا۔ اس لئے حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن کہ حضورؐ کے اخلاق کیا تھے۔ قرآنی نظریۂ اخلاق کی مجسّم تفسیر تھے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کرنے آیا ہوں۔ آپؐ کی انہی صلاحیتوں اور استعدادوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے خالقِ کائنات نے فرمایا۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ کہ اے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اخلاق کے

عظیم ترین مقام پر فائز ہے۔ (سورۃ القلم آیت ۵)

اور حق تو یہ ہے کہ اخلاق کی ان عظمتوں اور سطوتوں کے کامل اظہار کی ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ دانش و حکمت کی تاریخ ازل سے ہی ایک ایسے انسانِ کامل کی متلاشی تھی جس کی سیرت کاملہ کو اور جس کے اخلاقِ فاضلہ کو انسانیت کے لئے بطور نمونہ اور بحیثیت معیار پیش کیا جا سکے۔ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی اس طلب و اختلاج کی تسکین کی خاطر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معلّم اخلاق بنا کر بھیجا جیسا کہ فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ تم میں خدا کا ایک رسول موجود ہے جس کے اخلاق جس کے اطوار اور جس کی عادات تمہارے لئے نمونہ ہیں۔ (سورۃ احزاب آیت ۲۱)

لیکن دوا تب کارآمد ہوتی ہے جب اُسے استعمال کیا جائے۔ اسوہ حسنہ بھی اس وقت ہماری اخلاقی شخصیت کو نکھار سکتا ہے جب اسے زندگی میں اپنایا جائے۔ اخلاقی حالات کو سنوارنا یقیناً جہادِ عظیم ہے۔ آیئے اس جہاد کی ابتداء حضرت معلّم اخلاق صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے ساتھ کریں۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! احسن اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما۔ تیرے سوا احسن اخلاق کوئی عطا نہیں کر سکتا۔ اور بُرے اخلاق سے مجھے بچا لے۔ کیونکہ تیرے سوا ان سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

(ترمذی)

آمین ثم آمین۔

نعت سرورِ کونینؐ

بنامِ تشنگی جامِ سرور مل جائے
سکونِ قلب مجھے بھی حضور مل جائے

قدم قدم پہ مجھے ظلمتوں نے گھیرا ہے
ہوں شب زدہ مجھے خیراتِ نور مل جائے

جو اُن کی خاص توجہ کا مستحق ٹھہروں
عمل کی فرد کو حرفِ غرور مل جائے

غم و الم کے سمندر کو پار کرنا ہے
نحیف جسم کو عزمِ عبور مل جائے

بنامِ شافعِ محشر بہ فیضِ شاہِ اُمم
مجھے بشارتِ عفوِ قصور مل جائے

بیاں کروں سرِ دربار داستانِ الم
حضورؐ اتنی اجازت ضرور مل جائے

سنور ہی جائے گی بے کیف زندگی قدسیؔ
تجھے جو نعت کا کامل شعور مل جائے

(جنابِ عبدالکریم قدسی لاہور)

خدام احمدیت

سچا تو کائنات کو سچا دکھائی دے
یہ اور بات ہے تمہیں جھوٹا دکھائی دے

[illegible] صلیب ہم پہ [illegible] دکھائی دے
ہم کو تو اپنے عہد کا عیسےٰ دکھائی دے

آواز کے رفیق پہ جو چہرہ دکھائی دے
آنکھوں میں نور ہو تو ہمیشہ دکھائی دے

سب سے جدا ہو سب سے انوکھا دکھائی دے
کوئی تو اس ہجوم میں ہم سا دکھائی دے

تو بھی کبھی وجود سے باہر نکل کے دیکھ
شاید تجھے وجود کا ملبہ دکھائی دے

اوڑھے ہوئے نہ ہو اگر آواز کی رِدا
ہر لفظ بے لباس ہو ننگا دکھائی دے

یہ کون جل رہا سرِ طور احتیاط
آنکھوں میں حسن کے پیار کا شعلہ دکھائی دے

(جنابِ چوہدری محمد علی مضطر)

علم کی خاطر

(مرسلہ ۔ نعمت اللہ بشارت ۔ ربوہ)

"ابھی پچھلے دنوں خدام الاحمدیہ کا ایک جلسہ ہوا تھا ۔ اس جلسہ میں باہر کی جماعتوں کی طرف سے بھی لوگ آئے تھے اس میں ایک ایسے واقعہ کا مجھے علم ہوا جو ایک حد تک میرے لئے خوشی کا موجب ہوا ۔ اور میں سمجھتا ہوں جس نوجوان سے یہ واقعہ ہوا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کی تعریف کی جائے ۔ اس لئے میں یہ واقعہ اپنے خطبہ میں بیان کر دیتا ہوں ۔ واقعہ یہ ہے لاہور کے خدام جب جلسہ میں شمولیت کے لئے آ رہے تھے تو اس وقت جبکہ ریل سٹیشن سے نکل چکی تھی اور کافی تیز ہو گئی تھی ایک لڑکے سے جس کے پاس جھنڈا تھا ایک دوسرے خادم نے جھنڈا مانگا وہ لڑکا جس نے اس وقت جھنڈا پکڑا ہوا تھا ۔ ایک چھوٹا بچہ تھا اس نے دوسرے کو جھنڈا دے دیا ۔ اور یہ سمجھ لیا کہ اس نے جھنڈا پکڑ لیا ہے ۔ مگر واقعہ یہ تھا کہ اس نے ابھی جھنڈے کو نہیں پکڑا تھا ۔ اس قسم کے واقعات عام طور پر ہو جاتے ہیں ۔ گھروں میں بعض دفعہ دوسرے کو کہا جاتا ہے کہ پیالی یا گلاس پکڑاؤ ۔ اور دوسرا برتن اٹھا کر دے دیتا ہے اور یہ خیال کر لیتا ہے کہ اس نے پیالی یا گلاس کو پکڑ لیا ہوگا ۔ مگر اس نے ابھی ہاتھ نہیں ڈالا ہوتا ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ برتن گر جاتا ہے ۔ اسی طرح جب اس سے جھنڈا مانگا گیا ۔ اور اس نے جھنڈا دوسرے کو دینے کے لئے آگے بڑھا دیا تو اس نے خیال کیا کہ دوسرے نے جھنڈا پکڑ لیا ہوگا ۔ مگر اس نے ابھی پکڑا نہیں تھا نتیجہ یہ ہوا کہ جھنڈا ریل سے باہر جا پڑا ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ چھوٹا لڑکا جس کے ہاتھ سے جھنڈا گرا تھا ۔ فوراً نیچے کودنے لگا ۔ مگر وہ دوسرا لڑکا جس نے جھنڈا مانگا تھا اس نے فوراً روک لیا اور خود نیچے چھلانگ لگا دی ۔ لاہور کے خدام کہتے ہیں ہم نے اس کو دیسے گرتے ہوئے دیکھ کر سمجھا کہ وہ مر گیا ہے مگر فوراً ہی اٹھا اور جھنڈے کو پکڑ لیا اور جھنڈا لے کر ریل کے پیچھے دوڑ پڑا ۔۔۔ میں سمجھتا ہوں اس کا یہ فعل نہایت ہی اچھا ہے ۔ اور اس قابل ہے کہ اس کی تعریف کی جائے ۔" (مشعلِ راہ صفحہ ۳۶۱)

(نوٹ ۔ نوجوان مکرم مرزا سعید احمد ابن مرزا شریف احمد صاحب تھے ۔ اور سنہ ۱۹۴۲ء کا واقعہ ہے)

تاریخ اسلام

چین میں اشاعتِ اسلام کی تاریخ

جناب شیخ عبدالقادر کے قلم سے

چین میں اسلام کس طرح پھیلا؟ اس کی تاریخ بڑی دلچسپ ہے سب سے پہلے پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ کی تحریر کے دو اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ "اسلام ابتداء ہی سے نظریہ اور عمل دونوں کے اعتبار سے ایک تبلیغی مذہب رہا ہے چنانچہ رسولِ خدا کی سیرت اس امر کی روشن مثال ہے اور آپ خود مبلغینِ اسلام کے اس طویل سلسلے کے سرخیل ہیں جنہوں نے کفار کے دلوں میں اپنے دین کے لئے راہ پیدا کر لی ہے...... مسلم مجاہد کی وہ خیالی تصویر حقیقت سے بہت دُور ہے جس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن دکھایا گیا ہے۔ اسلام کی صحیح روح کا مظہر وہ مسلمان مبلغ اور تاجر ہیں جنہوں نے نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے دین کو روئے زمین کے ہر خطے میں پہنچایا ہے۔"

دوسرا اقتباس

۲۔ "اسلام کی تاریخ میں دو موقعے ایسے آئے ہیں جبکہ وحشی کفار نے مسلمانوں کو سختی کے ساتھ پامال کیا۔ سلجوقی ترکوں نے گیارھویں صدی اور تاتاریوں نے تیرھویں صدی میں مگر ان دونوں موقعوں پر اسلام غالب آیا۔ فاتحین نے اسی قوم کا مذہب اختیار کر لیا جس کو انہوں نے مغلوب کیا تھا۔ مسلمان مبلغین نے اپنا مذہب وسطی افریقہ، چین اور جزائرِ ہند چینی میں بھی پھیلایا ہے۔ حالانکہ ان کو وہاں کسی دنیوی حکومت کی امداد حاصل نہ تھی۔"

(پریچنگ آف اسلام اردو ترجمہ دعوتِ اسلام)

خوش بختی کی انتہاء کہیئے کہ مبلغین اسلام کی تعریف ذوالعرش المجید خدا کر رہا ہے بایں معنی و مفہوم "یہ قرآن ایسے صحیفوں میں ہے جو

عزّت والے، بلند شان اور پاک ہیں
یہ صحیفے (دور دور سفر کرنیوالوں
کے ہاتھوں میں ہیں (ایسے لوگوں
کے ہاتھوں میں) جو معزز ہیں
اور اعلیٰ درجہ کے نیکوکار۔
(سورہ عبس ۱۴ تا ۱۷)

چین سے تعلقات استوار کرنے کی بنیاد خود
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہکر ڈالی
"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ
بِالصِّیْنِ" یعنی علم کی
جستجو کرو اگرچہ وہ علم چین میں ہو۔

انبیائے بنی اسرائیل میں سے ایک بزرگ پیغمبر
حضرت یسعیاہ نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ آنیوالے
پیغمبر کا نور دنیا کے کناروں تک پھیل جائیگا
[illegible] سینیم (ارضِ چین) سے آئیں گے۔
اور اس کی امت میں مجتمع اور فراہم ہوں گے۔
(یسعیاہ ۴۹/۱۲)

عرب و چین کے تعلقات

بعثتِ قدسی سے بہت پہلے بلادِ عرب
اور چین میں تجارتی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔
دیارِ عرب ہی کے واسطہ سے مشرقی ملکوں کی
بیشتر پیداوار شام اور مشرقی بحیرہ روم کی
بندرگاہوں میں پہنچتی تھی۔ چنانچہ چھٹی صدی
عیسوی میں چین اور بلادِ عرب کے درمیان
سیلون کے راستے سے خاصی تجارت ہوتی تھی
ساتویں صدی کے اوائل میں چین، ایران
اور عرب کی باہمی تجارت مزید وسیع ہو گئی
اور سیراف کا شہر جو خلیج فارس میں ہے چینی
تاجروں کی سب سے بڑی تجارتگاہ بن گیا۔

یہی وہ زمانہ ہے یعنی خاندان تانگ (۶۱۸ء
تا ۹۰۷ء) کا ابتدائی عہد جس میں چینی تواریخ
میں سب سے پہلے عربوں کا ذکر آتا ہے چنانچہ یہ
تاریخیں مدینہ میں اسلامی حکومت کے قیام کا
ذکر کرتی ہیں۔ اور ارکانِ اسلام کو مختصر طور پر
بیان کرتی ہیں۔ (پریچنگ آف اسلام)

حرفِ آغاز

چین میں مسلمانوں کی آمد کا ذکر سب سے
اوّلی حلایہ کوانگ تنگ کی تاریخوں میں ملتا ہے
ایک جھلک ملاحظہ ہو مورخ چین کے الفاظ ہیں۔
"تانگ خاندان کے اوائل عہد
میں انام، کمبودیا، مدینہ اور
دوسرے ملکوں سے بہت سے
اجنبی لوگ کانٹن میں وارد
ہوئے۔ یہ اجنبی خدا کی پرستش
کرتے تھے اور ان کی عبادتگاہوں
میں نہ تو کوئی بُت تھا اور نہ کوئی
مورتی۔ مدینہ کی مملکت ہندوستان
کے قریب ہے اور یہی وہ سلطنت ہے

جس میں ان اجنبی لوگوں کے مذہب نے جو بدھ مت سے مختلف ہے ظہور کیا تھا۔ وہ سؤر کا گوشت نہیں کھاتے، شراب نہیں پیتے اور اس جانور کے گوشت کو ناپاک سمجھتے ہیں جس کو وہ اپنے ہاتھ سے ذبح نہیں کرتے۔ آجکل وہ ہوئی ہوئی کہلاتے ہیں شہنشاہ کی اجازت سے وہ کانسٹن میں رہتے ہیں جہاں انہوں نے عالی شان مکانات بنا لئے ہیں جن کی طرز تعمیر ہمارے ملک کی طرز سے مختلف ہے۔ وہ بہت دولتمند تھے اور اپنے ہی سردار کا حکم مانتے جس کو وہ خود انتخاب کرتے تھے۔"

عربوں کا نفوذ

چین میں مسلمان اتنی اہمیت اختیار کر گئے کہ ۷۵۶ء میں شہنشاہ چین نے خلیفہ المنصور عباسی سے ایک بڑی بغاوت کے فرد کرنے کے لئے امداد کی درخواست کی اور خلیفہ نے اس کے جواب میں عربوں کی ایک فوج بھیجی۔ اور شہنشاہ نے اس فوج کی مدد سے اپنے دو ہیڈ مقام باغیوں سے واپس لے لئے۔ جب جنگ ختم ہو گئی تو یہ عرب فوجی اپنے وطن واپس نہیں لوٹے بلکہ وہیں کے ہو کر رہ گئے چین میں شادیاں کر لیں اور وہاں آباد ہو گئے۔

اس طرح عرب و چین تاریخ میں پہلی دفعہ شیر و شکر ہو گئے۔

کچھ اور باتیں

چین میں اشاعتِ اسلام کے نمایاں ذرائع درج ذیل ہیں:۔

- مسلمان تاجر چین میں کشاں کشاں پہنچے شاہراہِ ابریشم اور قدیم بحری راستوں سے وہ سرزمین چین میں داخل ہوئے تھے۔ اشیاء کے تبادلے کے ساتھ روحانی بیج و شراکت بھی ہوتی تھی۔
- بعض چینی نقل مکانی کر کے اسلامی ملکوں میں آباد ہو گئے تھے وہ اسلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ان کے تاثرات بھی چین میں اشاعتِ اسلام کی بنیاد بن گئے۔
- جب مسلمانانِ چین کے تعلقات انقلابات زمانہ کی وجہ سے باہر کے اسلامی ملکوں سے منقطع ہو گئے تو وہ چینی سوادِ اعظم کا ایک حصہ بن گئے اور شادیاں کر کے چینی معاشرے میں جذب ہوتے گئے۔
- چین میں دستور تھا کہ قحط کے زمانے میں لوگ اپنے بچوں کو فروخت کر دیتے۔ چین کے مسلمان تاجر ہزاروں کی تعداد میں بچوں کو خرید لیتے۔ ان کو اپنی اولاد کی طرح پالتے پوستے۔ انکی

تعلیم و تربیت کے بعد انہیں اچھا تاجر بنا دیتے۔ ان کی شادیاں کرتے۔ اس طرح یہ بچے اسلامی معاشرے کا ایک جزو بن جاتے" اس طریقے سے مسلمانوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوتا وہ شمار سے باہر ہے"۔

• شروع میں چین کے مسلمانوں کا یہ عام رجحان تھا کہ وہ اپنے محلے علیحدہ کر لیتے۔ اس میں ایک مسجد بناتے اور جو شخص مسجد میں حاضر نہ ہوتا اُسے اپنے درمیان آباد نہیں ہونے دیتے تھے اس تنظیم کے ذریعہ وہ لوگوں کو اسلام میں پختہ کر لیتے۔ بعد میں یہ خصوصیات قائم نہ رہیں۔

کنفیوشس کا احترام

مسلمانوں نے چین کے ریفارمر کنفیوشس کی تعلیمات کا مطالعہ کیا۔ انہیں پتہ لگا کہ زمانہ قدیم کا وہ ایک سچا مصلح تھا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ کی تعلیم قرآنی کے تحت مسلمانوں نے کنفیوشس کا احترام بطور ایک مصلح کے کیا اور حتی الامکان کنفیوشس کی تعلیم اور اسلام کی باہمی موافقت کی نشاندہی کرتے اس طرح رواداری اور اخوت و مودت کی آبیاری ہوئی اور لوگ اسلام کی طرف مائل ہوتے گئے۔

چین کے مسلمان بر نقطہ افتراق اور وجہ اشتعال سے دامن بچا کر چلنے کے عادی تھے ایک خاص چینی توہم کی رعایت سے وہ عموماً مساجد کے بلند منارے بنانے سے بھی احتراز کرتے ان کی مسجدیں بہت حد تک چینی طرز تعمیر کے موافق ہوتیں۔

چین کے بنی اسرائیل

چین کے بنی اسرائیل سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔ ان کے بعض طائفے زمانۂ قدیم میں چین میں آباد ہوئے تھے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام گمشدہ اسباط بنی اسرائیل کی تلاش میں تبت و چین میں گھومتے رہے۔ کشمیر میں بھوش پران اور تبت و لداخ کے پرانے طوماروں میں ان کی ہجرت کا ذکر ہے کلیسائے ہند کی روایات میں ہے کہ توما حواری چین میں وارد ہوئے۔ وہ اپنے شاگردوں کو یہاں چھوڑ کر خود سواحل ہند (مدراس) کی طرف چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ اس مقدس قافلے نے بنی اسرائیل کو اِسْمُهٗ اَحْمَدُ کی بشارت سے روشناس کیا۔ نتیجۃً چین کے بنی اسرائیل سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔

تاتاری دور

تیرھویں صدی کی تاتاری فتوحات کا ایک نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے عرب۔ ایرانی۔ ترک اور بعض دوسری قوموں کے مسلمان چینی سلطنت میں چلے آئے۔ ان میں سے بعض تاجر تھے

بعض کاریگر بعض فوجی اور بعض نوآباد تھے اور بعض ایسے تھے جو لڑائی میں بطور قیدی پکڑے ہوئے آئے تھے۔ ان میں سے بہت سے لوگ ہمیشہ کے لئے چین میں آباد ہو گئے اور انہوں نے ایک کثیر اور خوشحال جماعت کی صورت اختیار کر لی۔ وہ چینی عورتوں سے شادیاں کر کے بتدریج اپنی اصلی قومی خصوصیات کھو بیٹھے۔

تاتاری حکمرانوں کے عہد میں متعدد مسلمان اعلیٰ مناصب پر فائز تھے۔ ان میں سے ایک سید اجل تھے ان کی اولاد نے چین میں اسلام کو مستحکم کرنے میں بڑا حصہ لیا۔ چنانچہ ان کے پوتے نے ۱۳۳۵ء میں خاقان چین سے یہ اقرار کروایا کہ "اسلام ایک سچا اور پاک مذہب ہے"...... شہنشاہ نے ان کو ۱۴۲۰ء میں دو صدر مقاموں میں مسجدیں تعمیر کرنے کی اجازت دی۔

ابتدائی مبلّغ

چینی مسلمانوں کے ہاں یہ روایت مشہور تھی کہ چین میں سب سے پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ماموں نے (غالباً والدہ ماجدہ کے قبیلے کے کسی فرد نے) اسلام کا وعظ کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کی تربت کانٹن میں موجود ہے اور مسلمان اس کا بڑا احترام کرتے ہیں۔

مستقبل کا نور

دوسری روایت یہ مشہور ہوئی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ چین کے طول و عرض میں ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔

ایک روسی مصنّف واسلیف نے ۱۸۶۷ء میں مسلمانان چین کے متعلق ایک لائق توجہ کتاب شائع کی تھی۔ اس میں بھی اس پیشگوئی کی صدائے بازگشت ملتی ہے

دور حاضر میں ایک چینی عالم صوفی اور مبلّغ مولانا محمد عثمان چینی نے کشف میں دیکھا کہ چین اسلام کے روحانی انقلاب کی آغوش میں ہے۔ فی الجملہ آج لَآ اِلٰہَ کا دور ہے کل اِلَّا اللّٰہُ کا دور ہوگا۔ اور پھر محمد رسول اللہ کے الفاظ چین کے قلب پر نقش ہوں گے یہ بہت دُور کی باتیں ہیں جن روحانیین کو مستقبل، ماضی کے طور پر نظر آتا ہے ان کے لئے یہ باتیں بعید از قیاس نہیں ہیں۔ بلکہ ایک روشن حقیقت۔ چین لاشعوری طور پر مساوات اسلام اور فقر محمّدی (اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ) کا متلاشی ہے۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کی حقیقت سے شناسا چین عملاً اسلام کے قریب ہے۔

تاریخ احمدیت

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر

★ ـــــــــ اظہر احمد ۔ ربوہ

۲۰ فروری کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تاریخی اہمیت کا حامل ہے اس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ۔ جس سے ہماری جماعت "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے متعارف ہے۔

جب خدائی نوشتوں اور الہامی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اُس وقت غیر مذاہب کی اسلام پر عالمگیر یلغار تھی ۔ برصغیر میں جگہ جگہ مخالفین اسلام نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کی شکست کا وہ ڈھنڈورہ پیٹا کہ آسمان سر پر اٹھا لیا اور اپنے لیکچروں میں بڑے طمطراق سے یہ اعلان کیا کہ "ہندوستان میں مسلمان نام کو نہ رہے گا"۔ اسلام کے خلاف یہ یورش اتنی موثر تھی کہ خود مسلمان علماء بھی پکار اُٹھے ؎

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے ۔۔۔ اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد ۔۔۔ دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

ان نازک حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ محسوس کیا کہ اسلام چاروں طرف سے دشمن کے نرغے میں گھرا ہوا ہے اور اس کے دفاع کی کوئی مؤثر کوشش اہل اسلام کی طرف سے نہیں کی جا رہی۔ اس احساس کے نتیجہ میں دو قوی ردِ عمل آپ کے دل میں پیدا ہوئے۔ اول یہ کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ انہماک اور درد مندی کے ساتھ اسلام کی فتح مندی اور احیائے نو کے لئے گریہ وزاری کرنے لگے۔ دوسرا یہ کہ قرآن کریم کے گہرے اور پُر فکر مطالعہ کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہبِ عالم کا بھی گہری نظر سے مطالعہ فرمانے لگے اور ان کی طرف سے اسلام پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جائزہ لینے لگے۔

اس ضمن میں آپ کی سب سے پہلی اور بنیادی حقائق پر مشتمل تصنیف براہین احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ایک معرکۃ آلاراء اور انقلاب انگیز تصنیف تھی جس نے یکسر میدانِ جہاد کا نقشہ پلٹ کر رکھ دیا۔ اس میں آپ نے اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے نشان نمائی کا دعویٰ بھی فرمایا۔

اس عظیم الشان کتاب کی اشاعت سے اسلام پر حملہ آور ہونے والے مذاہب میں ایک تہلکہ مچ گیا اور انہیں یہ فکر پڑی کہ کہیں اسلام غالب نہ آ جائے نتیجۃً سب مل کر اسلام کی مخالفت پر

کمربستہ ہو گئے۔

انہی دنوں قادیان کے آریوں نے حضور کے نشان نمائی کے اعلان پر نشان دکھلانے کا مطالبہ بھی کیا۔ چنانچہ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس دن تک کسی مقام پر چلّہ کرنے اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور اسلام کی حقیقت ثابت کرنے کے لئے اور تائیدات الٰہیہ حاصل کرنے کے لئے خاص دعائیں کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اس غرض کے لئے آپ ۲۲ جنوری بروز جمعہ ہوشیار پور تشریف لے گئے اور شیخ مہر علی صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔ اور چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کے حضور علیحدگی میں دعائیں کیں۔ اس دوران آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض عظیم الشان انکشافات ہوئے جن کی بناء پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہفتہ کے دن ہوشیار پور میں ہی آپ نے ایک اشتہار لکھا اور شائع کر کے مختلف علاقوں میں بھجوا دیا۔ اس اشتہار میں آپ نے ایک موعود اور اولوالعزم روحانی برکات کے حامل ایک لڑکے کے عطا ہونے کی الٰہی بشارت کا اعلان فرمایا۔ کہ خدا نے مجھے ایک ایسے متّصف بہ صفاتِ حسنہ ذی شان بیٹے کی ولادت باسعادت کی خوشخبری دی ہے جو اپنی غیر معمولی صفات اور عظیم الشان خدمتِ اسلام کے ذریعہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ آپ نے نشان کی طالب دنیا کو بتایا کہ

بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے ایک وجیہہ، زکی، صاحبِ شکوہ اور عظمت بیٹے کی پیدائش کی خبر دی ہے وہ سخت ذہین فہیم دل کا حلیم ہوگا وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے اسے ممسوح کیا ہے وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور وہ پیشگوئی کے شائع ہونے سے تین سال کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہوگا۔

چنانچہ اس پیشگوئی کو ابھی تین سال نہیں ہوئے تھے کہ وہ بچہ جس کے ذکر نے برصغیر پاک و ہند کی مذہبی فضا میں تہلکہ مچائے رکھا۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات قادیان میں پیدا ہوا اور تفاؤل کے طور پر اس قوی امید کے ساتھ کہ یہ وہی بچہ ثابت ہوگا جس کا وعدہ دیا گیا تھا اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ جوں جوں مستقبل نے اپنے ورق اُلٹے۔ یہ امر گمان سے یقین میں بدلتا چلا گیا کہ ... موعود ... وجود کے ساتھ روئے زمین پر بسنے

والی تمام قوموں کی تقدیر وابستہ ہونے والی ہے اور جس نے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرتے ہوئے زمین کے کناروں تک شہرت پانی ہے۔

چنانچہ اس پیشگوئی کے جملہ اوصاف آپ کی ذات بابرکات میں چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

۱۹۴۴ء میں خدا تعالیٰ سے اشارہ پاکر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ جس کی ابتداء آپ نے ہوشیار پور کے ایک جلسہ سے کی۔ اس کے بعد لاہور۔ لدھیانہ اور دہلی میں مصلح موعود کے جلسوں میں بھی آپ نے پُر شوکت اعلان فرمائے۔

جلسہ لاہور میں سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت پرشوکت الفاظ میں اعلانِ عام فرمایا۔

"آج میں اس جلسہ میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔"

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸؍فروری ۱۹۵۷ء)

تاریخ عالم

مرسلہ:۔ طارق احمد بٹ کراچی۔

فروری کے مہینے میں

دُنیا بھر میں کیا ہوا؟

یکم فروری:۔

سنہ ۶۳۰ء۔ غزوۂ حنین لڑی گئی۔ حنین طائف اور مکّہ کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سربراہی میں بارہ ہزار مجاہدین تھے۔ اس جنگ میں کفّار کو شکست ہوئی۔

سنہ ۱۹۲۴ء میں برطانیہ نے روس کی سوویت حکومت کو تسلیم کر لیا۔

سنہ ۱۹۴۶ء میں ہنگری میں جمہوریت کا قیام عمل میں آیا۔ ہنگری کا دارالحکومت بوڈاپسٹ ہے آبادی ایک کروڑ پانچ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

۲ر فروری:۔

سنہ ۱۵۵۶ء میں جلال الدین اکبر ہندوستان کے تخت پر بیٹھا۔ اکبر ۱۵ر اکتوبر ۱۵۴۲ء کو ٹھٹھہ کے قریب قصبہ امرکوٹ میں پیدا ہوا اور ۲۵ر اکتوبر ۱۶۰۵ء کو انتقال کیا۔

سنہ ۱۹۷۰ء وفات برٹرینڈ آرتھر ولیم رسل۔ برطانوی فلسفی اور ریاضی دان۔ آپ ۱۸ر مئی ۱۸۷۲ء کو پیدا ہوئے تھے۔

۳ر فروری:۔

سنہ ۱۸۳۰ء میں یونان میں بادشاہت کا قیام عمل میں آیا۔ ۲۹ر جولائی ۱۹۷۳ء کو ریفرنڈم ہوا۔ اور عوام نے بادشاہت کے مقابلے میں جمہوریت کے قیام کے حق میں ووٹ دیئے اور یوں بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔ یونان کا دارالحکومت ایتھنز ہے۔ یونان کی آبادی ۱۹۷۱ء کے مطابق ۸۸ لاکھ تھی۔

سنہ ۱۹۰۵ء میں پیدائش نواب بہادر یار جنگ۔ حیدرآباد دکن کے نواب۔ تحریک پاکستان کے رہنما اور خطیب تھا۔

سنہ ۱۹۰۴ء میں پیدائش شوکت تھانوی۔ افسانہ نویس۔ شاعر اور صحافی۔ نام محمد عمر تھا۔ فطری طور پر مزاح نویس تھے۔

۱۹۳۶ء میں وفات علامہ راشد الخیری۔ آپ ۱۸۶۸ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال کیا۔ البیہ ناول اور افسانے لکھنے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ آپ کے انشائیے۔ عموماً عورتوں کی زندگی اور ان کی تعلیم و تربیت کے متعلق ہوتے تھے۔ آپ کو مصوّرِ غم کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

۱۹۴۵ء۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران برلن پر اتحادیوں کے ایک ہزار بمباروں نے دن کی روشنی میں بم گرائے۔ کئی دنوں تک آگ بھڑکتی رہی۔

۱۹۴۹ء میں نیشنل بنک آف پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ ابتداء میں اس بنک کا سرمایہ چھ کروڑ روپیہ تھا۔ جون ۱۹۵۲ء میں اس بنک نے بیرونی ملکوں سے لین دین شروع کیا۔ دنیا کے پچاس بڑے بڑے بنکوں سے اس کا براہِ راست تعلق ہے۔

۴ر فروری:۔

۱۹۴۸ء۔ یوم آزادی سری لنکا۔

۱۹۰۴ء۔ کشمیر مشہور راہنما چوہدری غلام عباس کی پیدائش

۱۸۹۹ء۔ فلپائن میں امریکہ کے خلاف بغاوت کا آغاز۔

۱۷۸۷ء۔ سسلی میں زلزلہ سے ۶۰ ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ سسلی بحیرہ روم کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ تقریباً دو سو سال تک سسلی پر عرب حکمران رہے ۱۸۶۱ء سے اٹلی کا حصہ ہے

۱۸۸۱ء۔ وفات تھامس کارلائل۔ سکاٹ لینڈ کے مورخ اور انشاء پرداز۔ ۴ر دسمبر ۱۷۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۸۳۷ء میں انقلاب فرانس کی تاریخ مکمل کی۔

۱۹۴۸ء۔ سری لنکا (سیلون) آزاد ہوا۔ سیلون کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ ہے اکثریت بدھ مذہب کی پیروکار ہے۔ تعلیم یونیورسٹی تک مفت ہے۔

۵ر فروری:۔

۶۳۶ء۔ جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں کلدانیوں کی شکست۔ قادسیہ الحیرہ کے قریب واقع ہے۔ قادسیہ پر سعد بن ابی وقاص ؓ نے حضرت عمر فاروق ؓ کے زیر فرمان چھ ہزار کے اسلامی لشکر کے ساتھ ایرانی فوج کے ساتھ جنگ کی۔ قادسیہ کی فتح کے بعد عراق کی باقاعدہ تسخیر عمل میں آئی۔ قادسیہ کی جنگ میں رستم کی سربراہی میں ایک لاکھ بیس ہزار ایرانی فوج نے حصہ لیا۔ تیس ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔ رستم بھی اس جنگ میں ہلاک ہؤا۔

۶ر فروری:۔ ۱۱۹۳ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے وفات پائی۔ آپ ۱۱۳۸ء

میں پیدا ہوئے آپ کا اصلی نام یوسف تھا۔ نجم الدین ایوب کے بیٹے تھے آپ کا بچپن دمشق میں گزرا۔ خلیفہ بغداد نے آپ کو شام کا سلطان بنایا صلیبی جنگوں میں یورپی فوجوں کو شکست دیتے ہوئے ۲۰ ستمبر ۱۱۸۷ء کو بیت المقدس کے سامنے پہنچ گئے۔ ۲ر اکتوبر ۱۱۸۷ء کو نوّے برس کے بعد قبلۂ اوّل پھر مسلمانوں کے قبضے میں آگیا۔

۱۸۱۰ء - وفات میر تقی میرؔ - اردو کے مشہور شاعر ۱۷۲۳ء میں آگرے میں پیدا ہوئے۔ اردو میں انہیں خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ آپ نے لکھنؤ میں وفات پائی۔ اردو کے چھ دیوان ہیں۔ اس کے علاوہ فارسی دیوان اور متعدد مثنویاں ہیں۔ "ذکرِ میرؔ" فارسی میں خود نوشت سوانح عمری ہے جو ۱۷۸۳ء میں لکھی گئی۔ میرؔ اردو میں واسوخت، مثلث اور مربعے کے موجد ہیں۔

۱۹۰۵ء - وفات مرزا داغؔ - اُردو کے مشہور شاعر - آپ ۱۸۳۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور حیدر آباد دکن میں وفات پائی۔ داغؔ کی تصانیف میں چار دیوان ہیں۔ گلزارِ داغ، آفتابِ داغ۔ یادگارِ داغ اور مہتابِ داغ۔

۱۹۲۴ء - برطانیہ اور فرانس کے درمیان معاہدہ ہوا کہ رودبارِ انگلستان کے نیچے سے ریلوے لائن نکالی جائے گی۔

۷ر فروری :-

۱۲۰۶ء - وفات شہاب الدین محمد غوری - ۱۱۷۳ء میں غزنی کے بادشاہ بنے ۱۱۷۵ء میں ملتان فتح کیا۔ ۱۱۷۸ء میں گجرات اور ۱۱۸۶ء میں پنجاب اور سندھ پر قابض ہو گیا ۱۱۹۱ء میں دہلی اور اجمیر فتح کئے ۱۱۹۴ء میں بنارس اور قنوج پر قبضہ کیا۔ ۱۱۹۹ء میں گجرات بندھیل کھنڈ بہار اور بنگال کو فتح کیا۔

۱۴۷۸ء - وفات سر تھامس مُور - انگریز سیاستدان اور مصنّف - سر مُور کی تصنیف یوٹوپیا بہت مشہور ہے جس میں اس نے جنگجو اور حریص انسانوں سے پاک ریاست کا نظریہ پیش کیا۔

۱۸۱۲ء - پیدائش چارلس ڈکنز - انگریز ناول نگار - ۹ر جون ۱۸۷۰ء کو فوت ہوئے۔

۱۸۷۵ء - وفات میرزا دبیرؔ - اردو کے مشہور مرثیہ نگار - شاعر - میرزا سلامت علی نام دبیرؔ تخلص تھا۔

۱۸۸۵ء - پیدائش ہنری سنکلیر لیوس - امریکی ناول نگار اور صحافی - ناولؔ مین سٹریٹ"

لکھنے پر شہرت حاصل ہوئی - لیوس کو ۱۹۳۰ء میں ادب کا نوبل پرائز ملا - لیوس پہلے امریکی تھے جنہیں ادب کا نوبل انعام ملا -

۱۹۰۴ء - بالٹی مور (امریکہ) میں آگ لگی جو ۸۰ گلیوں میں پھیل گئی - ۱۵ کروڑ پونڈ کا نقصان ہوا -

۱۹۷۶ء - مصر کے صدر سادات نے اعلان کیا کہ نہر سویز کی صفائی کا کام شروع کر دیا ہے جو ۱۹۶۷ء سے بند پڑی ہے -

۱۹۷۴ء - دو سو برس تک برطانیہ کے زیر تسلط رہنے کے بعد گرینیڈا آزاد ہوا - ۱۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا گرینیڈا کا رقبہ ۱۳۳ مربع میل، اور آبادی دس لاکھ ہے -

۸ فروری :-

۱۵۸۷ء - سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کو ملکہ الزبتھ کے حکم سے قتل کر دیا گیا - ملکہ میری ۱۵۴۲ء میں پیدا ہوئیں بمشکل ایک ہفتے کی تھیں کہ ملکہ بن گئیں -

۱۹۴۸ء - حکومت آزاد کشمیر نے اپنا دار الحکومت مظفر آباد میں منتقل کر لیا -

۱۹۶۰ء سابق صدر ایوب خان مرحوم نے کراچی میں قائد اعظم کے مزار کا سنگِ بنیاد رکھا - تعمیر کا کام ۳۱ جولائی ۱۹۶۰ء میں شروع ہوا - مزار کا نقشہ بمبئی کی تعمیراتی فرم یحییٰ مرچنٹ نے تیار کیا تھا - نقشے کی حتمی منظوری محترمہ فاطمہ جناح نے دی - مقبرے میں جسدِ قائد کے علاوہ پاکستان کے پرانے سکّے - قرار داد پاکستان کی دستاویزات اور قائد کی مختصر سوانح دفن کی گئی ہیں - تہہ خانہ ۱۴ فٹ بلند ہے ڈھائی سو فٹ وسیع چبوترے کے تہہ خانہ میں اصل مزار ہے گنبد سطح زمین سے ۲۰۰ فٹ بلند ہے - مقبرے کے ہال میں تعویذ کے اطراف ٹھوس چاندی کا ۱۳ فٹ لمبا دس فٹ چوڑا خوبصورت جالیوں کا بنا یا ہوا کٹہرا نصب ہے جس کا وزن ۸۱ ہزار تولے ہے -

۹ فروری :-

۶۱۰ء - حضور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی - آپ غارِ حرا میں مصروفِ عبادت تھے - کہ حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور فرمایا " محمدؐ بشارت قبول فرمائیے - آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں " - غارِ حرا مکہ سے تین میل دور ہے اس کا طول چار گز اور عرض پونے دو گز تھا -

۷۲۰ء - وفات حضرت عمر بن عبد العزیز - خلافت اموی کے ساتویں خلیفہ - ۶۸۲ء میں

پیدا ہوئے سلیمان بن عبدالملک کے بعد خلیفہ بنے ۔ زہد و تقویٰ اور اتباع سنت کے باعث مشہور ہوئے ۔ عمر بن عبدالعزیز کو عمر ثانی بھی کہا جاتا ہے ۔

۱۹۲۲ء ۔ گاندھی جی اور قائد اعظم کی پہلی ملاقات بمبئی میں ہوئی ۔

۱۰ر فروری :۔

۱۲۵۷ء ۔ سقوط بغداد

۱۲۵۸ء ۔ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان نے عباسی خلیفہ المستعصم کو قتل کر دیا اور بغداد میں قتل عام کا حکم دے دیا ۔ اس قدر لوگ قتل ہوئے کہ دریائے دجلہ خون کا چلنے لگا علوم و فنون کے تمام ذخائر جلا دیئے گئے ۔

۱۱ر فروری :۔

۱۶۵۰ء ۔ وفات رینی ڈیکارٹس ۔ فرانسیسی فلاسفر ۱۵۹۶ء میں پیدا ہوئے آپ کو ماڈرن فلاسفی کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے ۔

۱۸۳۶ء ۔ لندن یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی ۔

۱۸۴۷ء ۔ پیدائش تھامس ایلوا ایڈیسن ۔ ٹیلیگرافی کے شعبے میں ۱۳۰۰ ایجادات آپ سے منسوب ہیں ۔ ایڈیسن نے ۱۸۷۷ء میں فونوگراف ، ۱۸۷۹ء میں بلب اور ۱۸۹۳ء میں سینما مشین ایجاد کی تھی ۔

۱۹۴۹ء ۔ پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کا سنگ بنیاد رکھا ۔

۱۹۷۲ء ۔ عرب امارتوں کے وفاق کا قیام عمل میں آیا ۔ اس وفاق میں ابوظہبی ۔ دوبئی ، شارجہ اجمان ۔ ام القیوان کی ریاستیں شامل ہوئیں ۔ راس الخیمہ فروری ۱۹۷۲ء میں وفاق میں شامل ہوئی ۔ اس وفاق کا نام " متحدہ عرب امارات " رکھا گیا ۔ یہ ریاستیں ۲ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو مکمل طور پر آزاد ہوئیں ۔ وفاق ۹ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا ۔ رقبہ ۳۲،۳۰۰ مربع میل اور آبادی ۱۹۷۲ء کے مطابق ۲ لاکھ ہے ۔

۱۲ر فروری :۔

۱۸۰۹ء ۔ پیدائش ابراہم لنکن ۔ امریکہ کے ۱۶ ویں صدر ۔

۱۹۱۲ء ۔ چین میں بادشاہت کا خاتمہ ۔

۱۸۰۹ء ۔ پیدائش چارلس رابرٹ ڈارون ۔ برطانوی بیالوجسٹ ۔ ۱۸۵۹ء میں اپنی مشہور کتاب "اصل انواع" شائع کی ۔ دوسری کتاب "وراثت الانسان" ۱۸۷۱ء میں چھپی ۔ ڈارون نے ارتقا کا نظریہ قائم کیا تھا ۔

۱۸۱۸ء ۔ چلی نے اسپین سے آزادی کا اعلان کر دیا ۔

۱۹۲۶ء ۔ وفات برج نرائن چکبست ۔ اردو کے شاعر ۔

۱۹۵۰ء ۔ پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے کوٹری بیراج کا سنگِ بنیاد رکھا ۔

۱۳ر فروری :-

۱۷۳۹ء ۔ نادر شاہ درّانی نے لاہور فتح کیا ۔

۱۸۷۹ء ۔ پیدائش سروجنی نائیڈو ۔ ہندوستان کی مشہور خاتون سیاسی رہنما اور شاعرہ ۲ر مارچ ۱۹۴۹ء میں انتقال کیا ۔

۱۴ر فروری :-

۱۴۸۳ء ۔ ولادت ظہیر الدین محمد بابر ۔ شہنشاہ ہند ۔

۱۷۷۹ء ۔ وفات جیمز کُک ۔ ممتاز انگریز سیاح اور جہاز ران ۔

۱۵ر فروری :-

۱۵۶۴ء ۔ پیدائش گلیلیو گلیلی ۔ اٹلی کے مشہور سائنسدان اور ہیئت دان ۱۵۹۲ء میں آپ نے پہلا تھرمامیٹر ایجاد کیا ۔ ۱۶۰۹ء میں ایک دُوربین ایجاد کی ۔

۱۸۶۹ء ۔ وفات اسد اللہ خان غالب ۔ اُردو کے مشہور شاعر ۔ عرفیت مرزا نوشہ شاعری میں کسی کے شاگرد نہیں ہوئے ۔

۱۹۴۶ء ۔ ہیگ میں عالمی عدالت کا افتتاح ہوا ۔ اس بین الاقوامی عدالت کا صدر مقام ہیگ (نیدر لینڈ) ہے یہ عدالت اقوام متحدہ کا سب سے بڑا قانونی ادارہ ہے ۔ یہ عدالت ۱۵ ججوں پر مشتمل ہے ۔

۱۶ر فروری :-

۱۹۵۹ء ۔ فیڈرل کاسترو کیوبا کی انقلابی حکومت کے وزیر اعظم بنے ۔

۱۷ر فروری :-

۱۷۶۶ء ۔ پیدائش تھامس رابرٹ مالتھس ۔ برطانوی ماہر اقتصادیات ۔

۱۸ر فروری:-

۸۸۶ء - وفات ابن ماجہ (ابو عبداللہ محمد بن یزید) مشہور محدث - آپ کی سب سے اہم تالیف سنن ابن ماجہ ہے جس میں ۴۳۴۱ احادیث نبوی درج ہیں۔

۱۴۰۵ء - وفات امیر تیمور لنگ - فاتح ایشیا - دائیں ہاتھ میں عیب اور دائیں ٹانگ میں لنگ تھا۔ ۱۳۷۰ء میں تخت نشین ہوا۔ ۱۳۸۸ء میں جب اصفہان کے لوگوں نے تیمور سے بغاوت کی تو اس نے ستر ہزار افراد ہلاک کر کے ان کی کھوپڑیوں سے مینار بنوائے۔ ماسکو پر تیمور ایک سال تک قابض رہا۔

۱۵۶۴ء - وفات مائیکل اینجلو - اطالوی شاعر اور پینٹر۔

۱۶۴۵ء - وفات سر رچرڈ بیکر - مؤرخ اور ادیب - انگلستان کے بادشاہوں کی تاریخ لکھی۔

۱۷۴۵ء - پیدائش الیساندرو والٹا - بیٹری سیل کے موجد - اطالوی سائنسدان تھا۔

۱۰۳۴ھ - وفات حضرت مجدد الف ثانی رحؒ

۱۹ر فروری:-

۶۷۶ھ وفات امام نووی رحؒ۔

۱۴۷۳ء - پیدائش نکولس کوپرنکس - آپ تھورن (پولینڈ) میں پیدا ہوئے کوپرنکس نے سورج کے گرد زمین کی گردش کا انکشاف کیا۔

۱۸۶۱ء - روس میں غلامی کا خاتمہ - ۱۵ر مارچ ۱۹۱۷ء کو زارِ روس کے قتل کے ساتھ ہی روس سے بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا - ۷ر نومبر ۱۹۱۷ء کو لینن کی سربراہی میں پہلی عوام کی حکومت بنی۔

۲۰ر فروری:-

۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پاکر پیشگوئی مصلح موعود فرمائی۔

۱۶۸۹ء - وفات خوشحال خان خٹک - مشہور پٹھان ہیرو - پشتو زبان کے مشہور شاعر ۱۶۲۵ء میں اکوڑہ میں پیدا ہوئے - خوشحال خان نے چالیس ہزار اشعار یادگار چھوڑے

۴۹ھ - وفات حضرت امام حسنؓ۔

۲۱ر فروری:-

۶۵۳ء - آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ نے انتقال فرمایا۔

۱۰۶۵ء - وفات حضرت شیخ علی ہجویریؒ۔
۱۷۰۳ء - پیدائش شاہ ولی اللہ۔ ہندوستان کے ممتاز عالم دین اور صوفی۔ قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ ۱۷۶۲ء میں آپ نے انتقال کیا۔
۱۸۵۲ء - وفات نکولائی گوگول۔ روسی ناول نگار اور ڈرامہ نگار۔

۲۲ فروری۔

۸۱۷ء - پیدائش امام مسلمؒ بن حجاج نیشا پوری۔ امام الحدیث۔ آپ نے تین لاکھ احادیث جمع کیں۔ اپنی کتاب صحیح مسلم کی وجہ سے مشہور ہیں۔
۱۰۵۷ء وفات ابوالعلاء معری۔
۱۸۵۷ء سکاؤٹنگ تحریک کے بانی لارڈ بیڈن پاول کی پیدائش۔
۱۷۳۲ء - پیدائش جارج واشنگٹن۔ امریکہ کے پہلے صدر۔ ۱۷۸۹ء سے ۱۷۹۷ء تک صدر امریکہ رہے۔ ۱۷۹۹ء میں وفات پائی۔
۱۷۸۸ء - پیدائش شوپنہار۔ جرمن فلاسفر "دی ورلڈ ایز ول اینڈ آئیڈیا" آپ کی مشہور تصنیف ہے۔
۱۹۵۴ء - جمال عبدالناصر نے جنرل نجیب کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ ناصر صدر اور وزیراعظم بنے۔
۱۹۵۸ء - وفات مولانا ابوالکلام آزاد۔
۱۹۷۴ء - پاکستان نے بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا۔
۱۹۷۴ء - لاہور میں اسلامی سربراہوں کی کانفرنس شروع ہوئی۔ ۳۷ اسلامی ممالک شریک ہوئے۔ کانفرنس ۲۴ فروری تک جاری رہی۔

۲۳ فروری:-

۶۳۲ء - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخری بار حج کے لئے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ نوے ہزار مسلمان آپؐ کے ہمراہ تھے۔ یہ حج حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے
۶۶۵ء - وفات حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور سپہ سالار یمن۔ کوفہ اور بصرہ کے گورنر رہے۔

۲۴ فروری:- ۱۳۰۴ء - پیدائش ابن بطوطہ (شرف الدین محمد بن عبداللہ) ایک مشہور

عرب سیاح اور مصنف۔ ابن بطوطہ نے ۱۳۷۷ء میں مراکش میں وفات پائی۔
۱۸۲ھ ۔ وفات امام ابو یوسف ؒ۔
۱۸۲۱ء ۔ میکسیکو کی آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔ اس سے قبل میکسیکو سپین کے زیر تسلط تھا۔

۲۵ فروری :-

۱۳۲۵ء ۔ وفات غیاث الدین تغلق۔ خاندانِ تغلق کا بانی۔
۱۹۶۴ء ۔ دنیا کے عظیم باکسر محمد علی نے عالمی ہیوی ویٹ چیمپین سونی لسٹن کو ہرا کر عالمی چیمپین بنے۔ محمد علی ۱۷ر جنوری ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے۔

۲۶ فروری :-

۱۸۰۲ء ۔ پیدائش وکٹر ہیوگو۔ فرانسیسی شاعر، ناول نگار اور ڈرامہ نگار۔ ۱۸۸۵ء میں وفات پائی۔ ہیوگو فرانس میں ادب میں رومانی تحریک کے ترجمان تسلیم کئے جاتے ہیں۔
۱۹۵۲ء ـــ برطانوی وزیر اعظم چرچل نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ برطانوی سائنسدانوں نے اپنا ایٹم بم تیار کر لیا ہے۔

۲۷ فروری :-

۱۸۰۷ء ۔ پیدائش ہنری وڈز ورتھ لانگ فیلو۔ امریکی شاعر۔ آپ کا شمار امریکہ کے قومی شاعروں میں ہوتا ہے۔

۲۸ فروری :-

۱۹۲۸ء ـــ مصر آزاد ہوا۔

۲۹ فروری :-

۱۹۵۶ء ۔ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے پاکستان کے پہلے آئین کا مسودہ منظور کر لیا جس کے تحت ۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء کو اسلامیہ جمہوریہ قرار دیا گیا۔
۱۹۶۴ء ـــ امریکہ نے نیا جٹ طیارہ بنا لیا جو ستر ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر دو ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتا ہے۔ اس کا نام اے۔ گیارہ رکھا گیا۔

مشذرات

جلسہ سالانہ پاکستانی پریس کی نظر میں!

(مرتبہ: محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف منتظم پریس اینڈ پبلیسٹی جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء)

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان اور اس کا غیر معمولی فضل ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ۸۷ واں مقدس اور بین الاقوامی سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اور احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کے ایک زبردست تائیدی نشان کو دیکھ کر بجا طور پر اپنے ایمان و ایقان پر غیر معمولی اضافہ اور خاص جلاء اور قوت محسوس کی۔

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایک پہلو ملکی پریس کے ساتھ رابطہ کی شکل میں بھی ہمارے سامنے آیا۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ہر سال جلسہ کی پبلسٹی کے لئے پریس کے ساتھ رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔

الحمد للہ کہ اس سال ملک کی نیوز ایجنسیوں اور قریباً تمام ممتاز اخبارات نے جلسہ کی خبریں اور تصاویر شائع کیں۔ خصوصاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر اور تقاریر کو خاص اہمیت دی۔ ہم ایسے تمام اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کے ممنون اور شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی نیک جزاء عطا فرمائے۔ اور ملک اور قوم اور انسانیت کی بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔

ابھی تک جن اخبارات کے تراشے ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ وہ احباب کی اطلاع دعا اور ریکارڈ کی غرض سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کے علاوہ بھی کسی اخبار میں کسی دوست نے جلسہ کی خبر دیکھی ہو تو مہربانی کر کے اس کے تراشہ یا کم از کم اس کے حوالہ سے ہمیں مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ ـــــ!

روزنامہ امروز ـ لاہور ـ "ملکی سالمیت اور یکجہتی کیلئے کام کریں"۔

امروز نے ۲۸ دسمبر کے اخبار میں دو الگ الگ خبریں حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی اور ۲۷ دسمبر

والے خطاب سے متعلق دیں۔

ربوہ ۲۷ دسمبر (اپ پ) جماعت احمدیہ
کے امام حافظ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ تمام بنی نوع
انسان کو ایک امتِ واحدہ بنانے کے لئے جس
انقلاب کا آغاز چودہ سو سال قبل ہوا تھا۔ اب
اس کی تکمیل کا وقت آ گیا ہے۔ آج جماعت احمدیہ
کے ستاسی ویں سالانہ اجتماع سے اپنے افتتاحی خطاب
میں انہوں نے کہا کہ لوگ اب اس دین کی طرف
لوٹ رہے ہیں جسے حضور اکرمؐ نے پیش کیا تھا۔
ہمارا فرض ہے کہ ہم عبادت اور نیک مساعیوں
سے لوگوں کے دل جیت لیں اور انہیں نبی اکرمؐ
کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے مائل کریں اور ایک
حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آدمی
صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ جس سرزمین پر رہتا
ہو جس کا پانی پیتا ہو اور اناج کھاتا ہو اس سے
محبت کرے بلکہ اس محبت کو جزوِ ایمان بنائے
ہمارا فرض ہے کہ ہم ملک کی یکجہتی، استحکام اور
اس کے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمیشہ
جدوجہد کرتے رہیں۔ اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے
انہوں نے کہا کہ ہم انسانیت کی خدمت کے لئے
پیدا ہوئے ہیں۔"

" ربوہ ۲۷ دسمبر۔ امام جماعت احمدیہ مرزا
ناصر احمد نے آج جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ
کے دوسرے روز خطاب کرتے ہوئے نوبل انعام
یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین
پیش کیا اور نوجوانوں کو تلقین کی کہ انہیں بھی
ویسی ہی محنت اور جدوجہد کے ساتھ علمی اور
سائنسی میدان میں ملک اور قوم کے لئے مفید ثابت
ہونا چاہیئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے
یہ اعلان کیا کہ آئندہ سائنسی مضامین کی تعلیم
حاصل کرنے والے ذہین اور محنتی طلباء کو بلا امتیاز
فرقہ و مذہب ایک لاکھ پچیس ہزار روپے کے
وظائف تقسیم کئے جائیں گے۔ انہوں نے ڈاکٹر
عبدالسلام کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا۔ جو ان
وظائف کی تقسیم کا کام کرے گی۔ آئندہ سال یہ
رقم اڑھائی لاکھ روپے کر دی جائے گی۔ اور
سال بہ سال اس میں اضافہ کیا جاتا رہے گا۔"

پھر اپنے ۳۰ دسمبر کے اخبار میں حضور
ایدہ اللہ تعالیٰ اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان
صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تصاویر
کے ساتھ حسب ذیل خبر دی۔

"جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ختم ہو گیا"

" ربوہ ۲۹ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے امام
مرزا ناصر احمد نے اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ کے
آخری روز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ
اس لئے قائم کی گئی ہے تاکہ دنیا میں محبت الٰہی اور
پاکیزگی اور نیکی اور امن اور بنی نوع انسان کی
ہمدردی کو پھیلایا جائے۔ انہوں نے دعا کی
کہ ہر انسان دوسرے کا بھائی اور خیر خواہ بن
جائے۔ بین الاقوامی سطح پر امن کا سورج طلوع ہو۔

اور جو لوگ جہاں بھی اور جس رنگ میں بھی جماعت احمدیہ کی خدمت کر رہے ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے - جماعت کا سہ روزہ ۸۷ واں جلسہ جو ۲۶ دسمبر کو شروع ہوا امام جماعت کے اس خطاب اور دعا کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا - اس جلسہ میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں ۶۳ سے زائد بیرونی ممالک کے نمائندے اور وفد بھی شامل تھے

۲- روزنامہ مشرق - لاہور

روزنامہ مشرق نے ۲۸ دسمبر کے پرچے میں خبر شائع کی -

"ذہین طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے"

ربوہ ۲۷ دسمبر امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد نے آج اس امر پر زور دیا ہے - کہ پاکستان اور عالم اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے یہ بےحد ضروری ہے کہ قوم کا کوئی ذہین بچہ ضائع نہ ہو اور آئندہ نسل کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھا جائے وہ اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز حاضرین سے خطاب کر رہے تھے - انہوں نے نوبل انعام (پرائز) حاصل کرنے والے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا خاص طور پر ذکر کیا - اور ان کی قابلیت اور محنت کو سراہتے ہوئے نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ انہیں بھی ویسی ہی محنت اور قوم کے لئے مفید ثابت ہونا چاہیئے - آپ نے جماعت کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ آئندہ سائنسی مضامین کی تعلیم حاصل کرنے والے ذہین اور محنتی طلباء کو بلا امتیاز فرقہ و مذہب ایک لاکھ پچیس ہزار روپے کے وظائف تقسیم کئے جائیں گے - ڈاکٹر عبدالسلام نے بھی خطاب کیا -

پھر ۲۹ دسمبر کے اخبار میں پروفیسر عبدالسلام صاحب کی تقریر کی خبر یوں دی -

"ربوہ کانفرنس میں پروفیسر عبدالسلام کی تقریر"

ربوہ ۲۸ دسمبر - عالمی شہرت کے سائنسدان اور نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا ہے کہ انہیں نوبل انعام کا ملنا یقیناً اللہ تعالیٰ کا احسان ہے - جو ملک اور قوم کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہوا ہے - وہ گزشتہ رات جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر غیر ملکی زبانوں کی تقاریر کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے - اس اجلاس میں پچاس سے زائد مقررین نے اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی اپنی قومی زبانوں میں تقاریر کیں -

اجلاس کی صدارت گھانا کے نمائندے اور مشنری انچارج عبدالوہاب آدم نے کی - ڈاکٹر عبدالسلام نے جماعت احمدیہ اور دیگر حاضرین کے لئے ممنونیت کا اظہار کیا جن کی

وعاؤں نے ان کو عالمی سطح کا یہ اعزاز اور اکرام نصیب ہوا ہے۔ کل کے اجلاس میں عالمی عدالت کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بھی تقریر کی۔ انہوں نے نئی نسل کو اپنے اندر اعلیٰ اخلاق اور تعمیری اوصاف پیدا کرنے اور اس کے لئے اسوۂ رسول کی پیروی کرنے کی تلقین کی۔ علاوہ ازیں ماریشس، تنزانیہ، نائیجیریا اور انڈونیشیا کے نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

اور ۳۰ر دسمبر کے اخبار نے جلسہ کے اختتام کی خبر دیتے ہوئے لکھا۔

ربوہ ۲۹ر دسمبر۔ قادیانیوں کے امام مرزا ناصر احمد نے آج اپنی جماعت کے سالانہ جلسے کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کرائی تھی اس کی تکمیل آنحضرتؐ کے ذریعہ ہوئی تھی جس سے بنی نوع انسان پر رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھل گئے۔ انہوں نے کہا کہ حضورؐ تمام نبیوں کے سردار تھے۔ ان کے نور کی کرنیں پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ جلسہ سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان، ڈاکٹر عبدالسلام۔ مرزا مبارک احمد اور مولانا عبدالمالک نے بھی خطاب کیا۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور

روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنے ۲۷ر دسمبر کے شمارہ میں لکھا:۔

لاہور۔ ۲۶ر دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے امیر مرزا ناصر احمد صاحب نے کہا ہے۔ کہ نوع انسانی کو امت واحدہ بنانے کے لئے جو انقلاب عظیم چودہ سو سال پہلے شروع ہوا تھا اس کی تکمیل کا وقت آگیا ہے۔ ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں سالانہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مرزا ناصر احمد نے کہا۔ کہ انسان اپنے خدا کو بھول چکا ہے اور اپنے مقاصد کو فراموش کرتا جا رہا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مخلوق اپنے خالق کو پہچان لے اور اس کی طرف رجوع کرے انہوں نے کہا کہ جس ملک میں کوئی شخص رہتا ہے جہاں کا پانی پیتا اور اناج کھاتا ہے اس سرزمین کی محبت دل میں جاگزیں ہونی چاہیئے۔ اور یہ ایمان ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کے استحکام اور مضبوطی کے لئے ہمیشہ کوشش کریں۔ اور اس میں بسنے والوں کی خیر خواہی اور بہتری کے لئے ہمیشہ سعی کرتے رہیں۔

آپ نے اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو خدمت اور پیار کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اگر اس راہ میں ہمیں ایذا اور دکھ بھی

پہنچتا ہے تو ہمارا کام دوسروں کی خدمت کرنا اور ان کو آرام پہنچانا اور ان کے لئے دعائیں کرنا ہے۔ آپ نے حاضرین پر زور دیا کہ اپنی زندگی کی عمارت کو تقویٰ اور خدا ترسی کی بنیادوں پر استوار کریں اور بنی نوع انسان کی خدمت اور ملک کے ساتھ محبت کو اپنا شعار بنائیں۔ افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے تمام حاضرین سمیت دعا کی۔ آپ کے بعد امریکہ سے آئے ہوئے وفد کے لیڈر نے اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہوئے جلسہ سے خطاب کیا۔

اور ۲۸ر دسمبر کو یہ خبر دی۔

ربوہ، ۲۷ر دسمبر (پ ر) امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد نے آج اس امر پر زور دیا کہ پاکستان اور عالم اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ بچوں کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھا جائے آپ آج جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے نوبل پرائز حاصل کرنے والے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا خاص طور پر ذکر کیا اور ان کی علمی قابلیت اور محنت کو سراہتے ہوئے نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ کہ انہیں بھی ویسی محنت اور جدوجہد کے ساتھ علمی اور سائنسی میدان میں ملک اور قوم کے لئے مفید ثابت ہونا چاہیئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ آئندہ سائنسی مضامین کی تعلیم حاصل کرنے والے ذہین اور محنتی طلباء کو بلا امتیاز فرقہ و مذہب ایک لاکھ پچیس ہزار روپے کے وظائف تقسیم کئے جائیں گے۔ آپ نے ڈاکٹر عبدالسلام کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا جو ان وظائف کی تقسیم کا کام کرے گی۔ آپ نے کہا آئندہ سال یہ رقم اڑھائی لاکھ روپے کر دی جائے گی اور سال بہ سال اس میں اضافہ کیا جاتا رہے گا۔ امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے قبل پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تقریر کے حوالہ سے ۲۹ر دسمبر کے اخبار میں مندرجہ ذیل خبر دی:

"نوبل انعام اللہ تعالیٰ کا احسان ہے
اور قوم کیلئے باعث مسرت ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام"

ربوہ ۲۸ر دسمبر (پ ر) عالمی شہرت کے سائنسدان اور نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ انہیں نوبل انعام کا ملنا یقیناً اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو ملک اور قوم کے لئے بھی خوشی اور مسرت کا باعث ہوا ہے وہ گزشتہ رات جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر غیر ملکی زبانوں کی تقاریر کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ اس اجلاس میں پچاس سے زائد مقررین نے اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی اپنی زبانوں میں تقاریر کیں۔ اجلاس کی صدارت گھانا کے نمائندے اور

مشنری انچارج جناب عبدالوہاب آدم نے کی۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے صدر مملکت اور پاکستان کے عوام کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ان کے اعزاز پر متعدد تقریبات کا اہتمام کیا۔ انہوں نے امیر جماعت احمدیہ اور دیگر حاضرین کے لئے بھی ممنونیت کا اظہار کیا۔ جن کی دعاؤں سے ان کو عالمی سطح کا یہ اعزاز اور اکرام نصیب ہوا ہے۔ کل کے اجلاس میں عالمی عدالت کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بھی تقریر کی۔ آپ نے نئی نسل کو اپنے اندر اعلیٰ اخلاق اور تعمیری اوصاف پیدا کرنے کی تلقین کی۔ علاوہ ازیں ماریشس، تنزانیہ، نائیجیریا اور انڈونیشیا کے نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

اور جلسہ کے اختتام کی خبر دیتے ہوئے ۳۰ دسمبر کے اخبار میں لکھا:۔

"جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ختم ہو گیا"

ربوہ - ۲۹ دسمبر (پ ر) جماعت احمدیہ کے امیر حافظ مرزا ناصر احمد نے جلسہ کے آخری روز اختتامی خطاب کیا۔ اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ جماعت اس لئے کھڑی کی گئی ہے تاکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی محبت، پاکیزگی، نیکی امن اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کو پھیلایا جائے۔ ہر انسان دوسرے کا بھائی اور خیر خواہ بن جائے۔ بین الاقوامی امن کا سورج طلوع ہو اور جو لوگ جہاں بھی اور جس رنگ میں بھی مذہب کی خدمت کر رہے ہیں انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ ہر شخص محض انسان پر ہی نہیں بلکہ سب مخلوقِ خداوندی پر رحم کرنے والا بن جائے اور خدا کرے جہاں دولت کی کمی کی وجہ سے کسی انسان کو دکھ پہنچ رہا ہے وہاں دولت کی مساوی تقسیم اس دکھ کو دور کرنے کا موجب بن جائے اور دنیا میں کوئی شخص رات کو بھوکا نہ سوئے اور کوئی شخص حاجت سے زیادہ نہ کھائے۔ جماعت کا سہ روزہ ۸۷ واں اجلاس جو ۲۶ دسمبر کو شروع ہوا تھا آج امیر جماعت کے اس خطاب اور دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ کے دعویٰ کے مطابق اس جلسہ میں ۱½ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ جن میں ۳۶ سے زائد بیرونی ممالک کے نمائندے بھی شامل تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خان، ڈاکٹر عبدالسلام، بیرونی مشنوں کے ڈائریکٹر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور ناظر اصلاح و ارشاد مولانا عبدالمالک خان اور دیگر بیرونی نمائندوں نے مختلف علمی موضوعات پر تقاریر کیں۔

روزنامہ وفاق لاہور

روزنامہ وفاق نے پہلی مرتبہ ۲۹ دسمبر کے اخبار میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تقریر کا یوں ذکر کیا:۔

"مجھے نوبل انعام ملنا یقیناً اللہ تعالیٰ کا احسان ہے"

ربوہ۔ ۲۸ر دسمبر۔ عالمی شہرت کے سائنسدان اور نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا ہے کہ انہیں نوبل انعام کا ملنا یقیناً اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ جو ملک۔ اور قوم کے لئے بھی خوشی اور مسرت کا باعث ہوا ہے۔ وہ گزشتہ رات جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر "غیر ملکی زبانوں کی تقاریر" کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ اس اجلاس میں پچاس سے زائد مقررین نے اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی اپنی قومی زبانوں میں تقاریر کیں۔ اجلاس کی صدارت گھانا کے نمائندے اور مشنری انچارج جناب عبدالوہاب آدم نے کی۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے صدر مملکت اور پاکستان کے عوام کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ان کے اعزاز میں متعدد تقریبات کا اہتمام کیا۔ انہوں نے امام جماعت احمدیہ اور دیگر حاضرین کے لئے بھی ممنونیت کا اظہار کیا جن کی دعاؤں سے ان کو عالمی سطح کا یہ اعزاز اور اکرام نصیب ہوا ہے۔ کل کے اجلاس میں عالمی عدالت کے سابق صدر چوہدری ظفر اللہ خاں نے بھی تقریر کی۔ انہوں نے نئی نسل کو اپنے اندر اعلیٰ اخلاق اور تعمیری اوصاف پیدا کرنے اور اس کے لئے اسوۂ رسولؐ کی پیروی کرنے کی تلقین کی۔ علاوہ ازیں ماریشس تنزانیہ، نائیجیریا اور انڈونیشیا کے نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

حضور ایدہ اللہ اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پروفیسر عبدالسلام صاحب۔ مرزا طاہر احمد صاحب اور مولانا عبدالمالک خانصاحب کی تصاویر کے ساتھ جلسہ کے اختتام کی خبر دیتے ہوئے اخبار اخبار میں یوں خبر دی۔

"جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ختم ہو گیا"۔

ربوہ ۔ ۲۹ر دسمبر۔ جماعت احمدیہ کا سہ روزہ ۸۷ واں جلسہ جو ۲۶ر دسمبر کو شروع ہوا تھا۔ کل ختم ہو گیا۔ اس جلسہ ۳۶ سے زائد بیرونی ممالک کے نمائندے بھی شامل تھے۔ مرزا ناصر احمد کے علاوہ جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں عالمی عدالت کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خان، ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام، جماعت کے بیرونی مشنوں کے ڈائریکٹر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور ناظر اصلاح و ارشاد عبدالمالک خان نے متعدد موضوعات پر تقاریر کیں۔ وفاق اخبار میں ایک تصویر بھی شائع ہوئی۔

بحوالہ۔ مرزا ناصر احمد، چوہدری ظفر اللہ خاں اور جماعت احمدیہ کے دوسرے لیڈر ربوہ میں سالانہ جلسہ سے خطاب کر رہے ہیں۔

روزنامہ صداقت لاہور

روزنامہ صداقت نے حضور ایدہ اللہ مذکورہ مقررین کی تصاویر کے ساتھ ۳۰ر دسمبر کو حسب ذیل خبر شائع کی:۔

ربوہ ۔ ۲۹ دسمبر (پ ر) حافظ مرزا ناصر احمد نے اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ کے آخری روز اختتامی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت حضرت ابراہیمؑ کی ان دعاؤں کا ثمرہ ہے جس میں ایک ایسے رسول کی تشریف آوری کے لئے خدا سے دعا کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کی آیات سنائے۔ انسانوں کا تزکیہ کرے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے۔ حافظ مرزا ناصر احمد نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضور ایک ایسے نبی ہیں جو سب نبیوں کے سردار اور حیات جاودانی کے حامل ہیں۔ اور جن کے فیض سے انعامات الٰہیہ کا حصول انسان کے لئے ممکن ہے توحید خداوندی عظمتِ رسول اور نور قرآن کا ذکر کرتے ہوئے حافظ صاحب نے کہا کہ ان کی تاثیرات کی شعاعیں اب غیر مسلموں کے دلوں پر بھی پڑنے لگ گئی ہیں اور وہ لوگ جن کی زبانیں کبھی اسلام پر حملہ کرتے ہوئے تھکتی نہ تھیں اب محمد رسول اللہ کے پاک نام پر ان کی آنکھوں سے آنسو گرتے ہوئے ہم نے دیکھے ہیں۔ اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے حافظ صاحب نے کہا کہ یہ اس لئے کھڑی کی گئی ہے کہ دنیا میں محبت الٰہی، پاکیزگی، نیکی امن اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کو پھیلایا جائے آپ نے دعا کی کہ انسان اپنے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانے سے نور کی بھیک مانگیں اور ہر انسان دوسرے کا بھائی اور خیر خواہ بن جائے بین الاقوامی سطح پر اس کا سورج طلوع ہوا اور جو لوگ جہاں بھی اور جس رنگ میں بھی اسلام کی خدمت کر رہے ہیں انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ ہر شخص انسانوں پر ہی نہیں بلکہ سب مخلوق خداوندی پر رحم کرے اور خدا کرے کہ جہاں دولت کی کمی کی وجہ سے کسی انسان کو دکھ پہنچ رہا ہو۔ وہاں دولت کی مساوی تقسیم اس دکھ کو دور کرنے کا موجب بن جائے۔ اور دنیا میں کوئی شخص رات کو بھوکا نہ سوئے اور کوئی شخص اتنا بھی نہ کھائے کہ جو اس کی ضرورت سے زیادہ ہو اور اس کی بیماری کا باعث بن جائے۔

روزنامہ آفاق لاہور

روزنامہ آفاق نے اپنی ۳۰ دسمبر کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب کی خبر حضور ایدہ اللہ اور مذکورہ فاضل مقررین اور حاضرین کی تصاویر کے ساتھ شائع کی۔

"حضور نبی کریمؐ سب نبیوں کے سردار
اور حیات جاودانی کے حامل ہیں"

"امام جماعت احمدیہ کا جماعت کے
۸۷ ویں جلسہ سے افتتاحی خطاب"

ربوہ ۔ ۲۹ دسمبر (نمائندہ خصوصی) جماعت احمدیہ کے امام حافظ مرزا ناصر احمد نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے حقیقی مقاصد الٰہی منصوبہ

ہیں تھے ان سب کی تکمیل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ ہونی چاہیئے - چنانچہ اب اسی حوالہ سے نوعِ انسانی کے واسطے رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیئے گئے - آپ آج اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ کے آخری روز اختتامی خطاب کر رہے تھے - انہوں نے کہا کہ حضور کی بعثت حضرت ابراہیمؑ کی ان دعاؤں کا ثمرہ ہے جس میں ایک ایسے رسول کی بعثت کے لئے خدا سے دُعا کی گئی تھی - جو اللہ تعالےٰ کی آیات سنائے ان کے دلوں کا تزکیہ کرے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات استعمال کرتے ہوئے بتایا کہ یہی اغراض خانہ کعبہ کے مقاصد کو سمجھنے اور اس کی حرمت کو ہر رنگ میں قائم کرے - نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام ارفع داعلیٰ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ حضور ہی ایک ایسے نبی ہیں جو سب نبیوں کے سردار اور حیاتِ جاودانی کے حامل ہیں اور جن کے فیض سے انعامات الٰہی کا حصول انسان کے لئے ممکن ہے توحید خداوندی عظمت رسول اور نورِ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان کی تاثیرات کی شعاعیں اب غیر مسلموں کے دلوں پر بھی پڑنے لگ گئی ہیں - اور وہ لوگ جن کی زبانیں کبھی اسلام پر حملہ کرتے ہوئے تھکتی نہ تھیں - اب محمد رسول اللہ کے پاک نام پر ان کی آنکھوں سے آنسو گرتے ہوئے ہم نے دیکھے ہیں - اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ اس لئے کھڑی کی گئی ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور پاکیزگی اور نیکی اور امن اور نوع انسان کی ہمدردی کو پھیلایا جائے - آپ نے دعا کی کہ انسان اپنے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے آستانے سے نور کی بھیک مانگیں اور ہر انسان دوسرے انسان کا بھائی اور خیر خواہ بن جائے بین الاقوامی سطح پر امن کا سورج طلوع ہو - اور جو لوگ جہاں بھی اور جس رنگ میں بھی اسلام کی خدمت کر رہے ہیں - انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے ہر شخص انسانوں پر ہی نہیں بلکہ سب مخلوقِ خدا پر رحم کرنے والا بن جائے - اور خدا کرے کہ جہاں دولت کی کمی کی وجہ سے کسی انسان کو دکھ پہنچ رہا ہو وہاں دولت کی مساوی تقسیم اس دکھ کو دور کرنے کا موجب بن جائے اور دنیا میں کوئی شخص رات کو بھوکا نہ سوئے - اور کوئی شخص اتنا بھی نہ کھائے کہ جو اس کی ضرورت سے بڑھکر ہو - اور اس کی بیماری کا باعث بن جائے۔

جماعت کا سہ روزہ ۸۷ واں جلسہ جو ۲۶ دسمبر کو شروع ہوا تھا - امام جماعت کے اس خطاب اور دعا کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا - اس جلسہ میں تقریباً ۱ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی - جن میں ۶۴۳ سے زائد بیرونی ممالک کے نمائندہ وفود بھی شامل تھے -

امام جماعت احمدیہ کے علاوہ جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں عالمی عدالت انصاف کے سابق صدر چوہدری ظفر اللہ خان عالمی شہرت کے حامل اور ملک کے مایۂ ناز سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام، جماعت کے بیرونی مشنوں کے ڈائریکٹر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور ناظر اصلاح وارشاد مولانا عبد المالک خان اور دوسرے ممتاز علماء نے متعدد علمی موضوعات پر تقاریر کیں۔

روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور

روزنامہ پاکستان ٹائمز نے ۲۷ دسمبر کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ اور سامعین کی تصویر کے ساتھ جو خبر شائع کی اس کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے:۔

ربوہ۔ جماعت احمدیہ کے امام مرزا ناصر احمد نے آج یہاں اپنے پیروکاروں کو اپنے ملک سے محبت کرنے کی تلقین کی ہے انہوں نے سامعین پر زور دیا کہ وہ اپنے وطن کے اتحاد و استقلال کے لئے کوشاں رہیں سہ روزہ سالانہ جلسہ کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ انکا اصل مقصد انسانیت کی خدمت ہے انہوں نے اپنے پیروکاروں سے خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنی زندگیوں کو تقویٰ کی راہوں پر استوار رکھیں اور انسانیت کی خدمت کریں نیز وطن سے وفاداری کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کے مطابق ڈیڑھ لاکھ سے زائد لوگوں نے شرکت کی جن سے غیر ملکی مشنوں سے آئے ہوئے نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

اسی طرح ۳۰ دسمبر کے اخبار میں جلسہ کے اختتام کی خبر شائع کی۔

ربوہ ۳۰ دسمبر۔ سہ روزہ سالانہ جلسہ امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد کے اختتامی خطاب پر ختم ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کے مختلف اجلاسوں میں دیگر احباب کے علاوہ عالمی عدالت کے سابق صدر چوہدری ظفر اللہ خان، جماعت احمدیہ کے دفتر خارجہ کے ناظر مرزا مبارک احمد اور مولانا عبد المالک خان نے بھی خطاب فرمایا۔

جماعت احمدیہ کے اعداد و شمار کے مطابق ۱½ لاکھ افراد نے جلسہ میں شرکت کی۔ مرزا ناصر احمد نے اپنے اختتامی خطاب میں عالمی امن اور انسانیت کی بھلائی کی خاطر دعا کی:۔

شیزان
ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار
شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار
Apple Jelly
Apricot Jam
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور
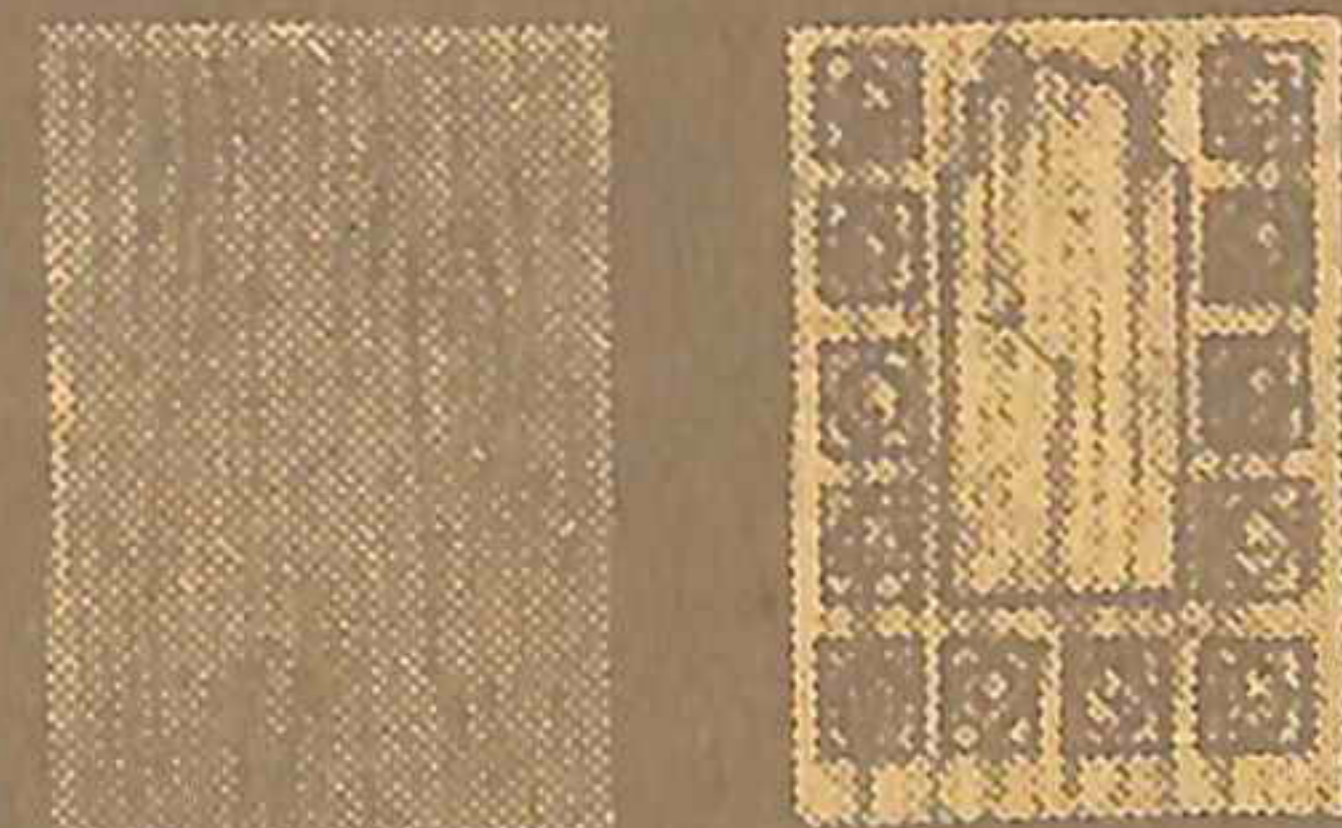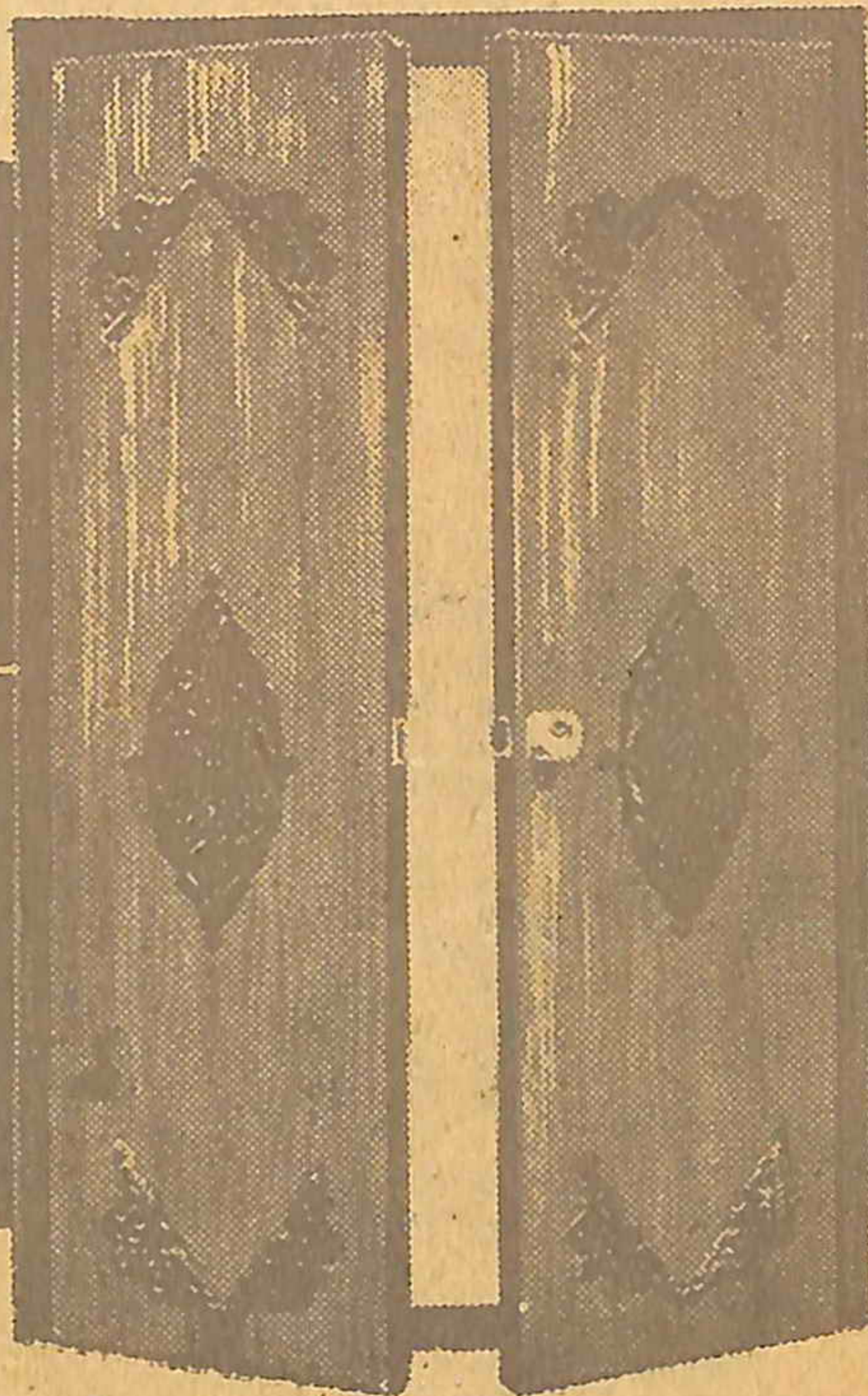
8-75

Regd. No. L58

Monthly **KHALID** Rabwah

تبلیغ ۱۳۵۹ ہش
فروری ۱۹۸۰ء

February 1980

ایڈیٹر
محمد الیاس منیر